عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۳ | ۲۸/رمضان تا ۱۱/شوال ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۲ تا ۲۵/نومبر ۲۰۰۴ء | شمارہ: ۲۵-۲۶

قیمت: ۷ روپے

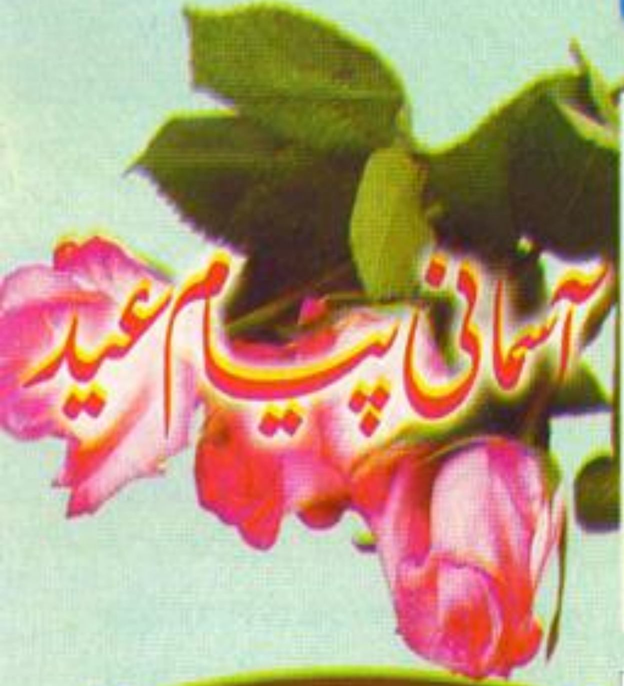

آسمانی پیام عید

محبوب المشائخ

وراثتِ نبوّت اور علمائے حق

زوال پذیر مغرب اور لازوالِ اسلام

صدقۃ الفطر کے احکام

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

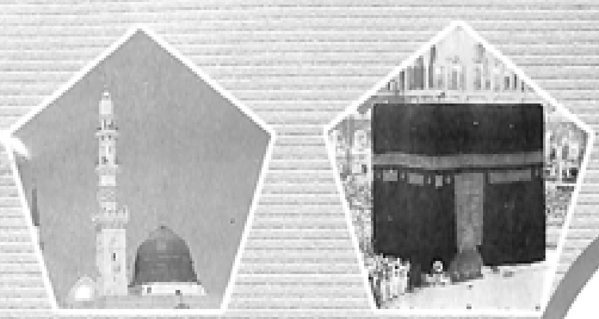

شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

غیر مسلموں کے مندر یا گرجا کی تعمیر میں مدد کرنا:

س:...... اسلام میں اس چیز کی گنجائش ہے کہ مسلمان حضرات اقلیتوں کو گرجا یا مندر وغیرہ بنانے میں مدد دیں اور اس قسم کی تقریبات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں؟ آج کل اس کو ''غیر متعصبانہ رویہ'' اور ''اقلیتوں سے تعلقات بہتر بنانے'' کا نام دیا جاتا ہے۔ گو کہ اسلام میں غیر مسلموں کو مذہبی آزادی حاصل ہے لیکن ان کی حوصلہ افزائی کرنا کہاں تک ٹھیک ہے؟

ج:...... اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کو مذہبی آزادی ہے، مگر اس کی بھی حدود ہیں، جن کی تفصیلات فقہ کی کتابوں میں درج ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ غیر مسلموں کی مذہبی آزادی مسلمانوں کی مذہبی بے عزتی کی حد تک نہیں پہنچنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایمان و عقل نصیب فرمائیں۔

غیر مسلم استاد کو سلام کہنا:

س:...... اگر استاد ہندو ہو تو کیا اس کو ''السلام علیکم'' کہنا چاہئے یا نہیں؟

ج:...... غیر مسلموں کو سلام نہیں کیا جاتا۔

س:...... مباح علوم میں غیر مسلم اساتذہ کی شاگردی کرنی پڑتی ہے، وہ اس علم میں اور عمر میں بڑے ہوتے ہیں، اور جیسا کہ رسم دنیا ہے، شاگرد ہی سلام میں پیش قدمی کرتا ہے، تو ان کو کس طرح سلام کرے؟ مثلاً ہندوؤں کو نمستے یا عیسائیوں کو ''گڈ مارننگ'' کہے؟ یا کچھ نہ کہے اور کام کی بات شروع کردے؟ یا پھر راہ چلتے ملاقات ہونے پر بغیر سلام دعا کے پاس سے گزر جائے؟

ج:...... غیر مسلم کو سلام میں پہل تو نہیں کرنی چاہئے، البتہ اگر وہ پہل کرے تو صرف ''وعلیکم'' کہہ دینا چاہئے، لیکن اگر کبھی ایسا موقع پیش آجائے تو سلام کے بجائے صرف اس کی عافیت اور خیریت دریافت کی جائے، یوں کہہ دیا جائے: آپ کیسے ہیں؟ ''آیئے آیئے، مزاج تو اچھے ہیں، خیریت تو ہے'' وغیرہ سے اس کی دل جوئی کرلی جائے۔

ایسے برتنوں کا استعمال جو غیر مسلم بھی استعمال کرتے ہوں:

س:...... ہمارے یہاں شادی اور دیگر تقریبات پر ڈیکوریشن والوں سے رجوع کیا جاتا ہے۔ دیگ کے لئے، پلیٹوں کے لئے، جگ اور گلاس کے لئے، انہیں ہم لوگ بھی استعمال میں لاتے ہیں اور دوسری قومیں مثلاً ہندو، بھنگی، عیسائی، بھیل وغیرہ بھی ان برتنوں کا استعمال کرتے ہیں۔ ان چیزوں کا استعمال ہمارے لئے کہاں تک درست و جائز ہے؟

ج:...... دھوکر استعمال کرنے میں کوئی شرعی قباحت نہیں۔

جس کا مسلمان ہونا معلوم نہ ہو اسے سلام نہ کرے:

س:...... بعض جگہوں پر جہاں مختلف مذاہب کی مخلوط آبادی ہے یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ کون شخص کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ علاوہ سکھ حضرات کے، ہندو، عیسائی اور دیگر حضرات اور ہم مسلمانوں کا ایک ہی لباس اور ایک ہی انداز ہے، علاوہ چند مسلمانوں کے جن کی وضع قطع سے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ مسلمان ہیں یا ان کے ٹوپی وغیرہ پہننے سے اندازہ ہو جاتا ہے، تو ایسی جگہوں پر مشکوک حالت میں ہم سلام کریں یا نہ کریں؟

ج:...... جس شخص کے بارے میں اطمینان نہ ہو کہ مسلمان ہے اسے سلام نہ کیا جائے۔

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہٗ
سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد: ۲۳ شمارہ: ۲۵/۲۶ ۲۸/رمضان تا ۱۱/شوال ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۲ تا ۲۵/نومبر ۲۰۰۴ء

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی
مدیر
مولانا اللہ وسایا

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا بشیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد مرحوم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ		4
آسمانی پیام عید	(حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ)	6
صدقۃ الفطر کے احکام	(مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ)	8
وراثت نبوت اور علمائے حق	(مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)	11
زوال پذیر مغرب اور لازوال اسلام	(مولانا سعید الرحمٰن اعظمی)	15
عید الفطر	(مولانا محمد اجمل)	18
محبوب المشائخ	(مولانا اللہ وسایا)	19
عالمی خبروں پر ایک نظر		23

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۹۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان العید لمن خاف وعید

اللہ تعالیٰ کی عنایات والطاف کا موسم بہار اور سلوک ربانی کا ماہ مقدس اختتام پذیر ہوا' اللہ تعالیٰ نے اپنے بے شمار بندوں کی مغفرت و بخشش کے پروانے جاری کیے ہوں گے' لاکھوں فرزندان اسلام عید کے روز مغفرت الٰہیہ کی خوشخبری لے کر اپنے گھروں کو لوٹے ہوں گے۔ قابل مبارکباد ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس ماہ مبارک کے آداب وفضائل کا خیال رکھا اور اس کے ایک ایک لمحہ کی قدر کی' مغفرت الٰہی کو اپنے دامن میں سمیٹنے کا اہتمام کیا اور دامن عصیان کو نچوڑ کر توبہ وانابت کا غازہ استعمال کیا اور یا باغی الشر اقصر (اے گناہ کے متلاشی رک جا!) اور یا باغی الخیر اقبل (اے خیر کے متلاشی آگے بڑھ!) کا بھرپور مظاہرہ کیا اور روزہ' تراویح' تلاوت' اعتکاف' شب قدر اور عید کی رات کی عبادت جیسی مقدس عبادات سے حتی مقدور نفع اٹھایا' یہی وہ لوگ ہیں جو صحیح معنی میں عید کی خوشیوں کے مستحق ہیں کیونکہ:

لیس العید لمن لبس الجدید

ان العید لمن خاف وعید

یعنی نئے کپڑے پہن لینے کا نام عید نہیں' عید درحقیقت اس کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی وعیدوں سے ڈر گیا اور جس نے اپنی مغفرت کا سامان کرلیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف منسوب ہے کہ ان سے کسی نے عید کے موقع پر عید کی خوشی کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: "ہماری عید تو اس دن ہوگی جس دن دنیا سے ایمان سلامت لے کر جائیں گے اور اصل عید تو اس دن ہوگی جب نامہ عمل داہنے ہاتھ میں لے کر پل صراط سے گزر کر جنت میں پہنچیں گے۔" اس کی سند کیسی ہے؟ اس کی تحقیق نہیں' مگر مضمون بہت ہی عمدہ ہے۔ اس لئے کہ یہاں کی کوئی خوشی' خوشی نہیں اور یہاں کا کوئی غم' غم نہیں کیونکہ یہاں کی ہر شے کو فنا اور زوال ہے' اندیشہ ہے کہ خوشی کے بعد کوئی مصیبت نہ آجائے۔ حقیقی خوشی اور عید یہ ہے کہ آدمی جہنم کی تکلیف اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے مامون ہوجائے۔ جن لوگوں نے رمضان کے لحات کی قدر کی' قرآن کریم کی تلاوت سے اپنے اوقات کو معمور کیا' روزہ کا اہتمام کیا' تراویح کی لذت سے شادکام ہوئے' اعتکاف کرکے بارگاہ الٰہی سے اپنی مغفرت کی بھیک مانگ لی اور افطار کے وقت اپنی اور اپنے اعزہ واقرباء کے لئے دعائیں کرکے افطار کے وقت کی قبولیت دعا کے وعدہ الٰہی سے مستفید ہوئے اور اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے نجات یافتہ بندوں میں شامل کرلیا' درحقیقت وہی لوگ عید کی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کا مورد بنائے۔ آمین۔ اس کے برعکس قابل صد افسوس ہیں وہ لوگ جنہوں نے رحمت ومغفرت کی موسم بہار اور جہنم کی آگ سے نجات کے اس ماہ مبارک کی ناقدری کی اور پورے ایک ماہ تک مغفرت عامہ کی پیشکش سے مستفید نہیں ہوئے۔ گناہ کی زندگی چھوڑ کر حسنات کی راہ پر نہیں لگے اور اپنے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی بلکہ وہ سمندر کے کنارے بیٹھ کر پیاسے کے پیاسے رہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت جبریل علیہ السلام نے ہلاکت وبربادی کی بددعا فرمائی ہے۔ واللہ اعلم غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص رمضان المبارک جیسے مہینہ میں بھی اپنی مغفرت نہ کراسکا ہو وہ اس لائق ہے کہ ہلاک وبرباد ہو کیونکہ اس ماہ میں رحمت ومغفرت کی تحصیل اس قدر آسان اور سستی ہے کہ اس کے علاوہ کسی دوسرے مہینہ اور موسم میں اتنی آسانی سے ممکن نہیں ہوگی۔ چنانچہ اس ماہ مبارک میں انسانوں کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ نے درج ذیل اسباب وذرائع مہیا فرمائے:

...... جنات وشیاطین جو انسان کو گمراہ کرکے اللہ تعالیٰ سے اور جنت سے دوری اور جہنم میں لے جانے کا سبب بنتے ہیں' ان کو قید کردیا جاتا ہے۔

......جہنم کے تمام دروازے بند کردیے جاتے ہیں۔

......اس ماہ میں نیکی کرنے والے کا استقبال کیا جاتا ہے اور گناہ کے مرتکب کے لئے ترک گناہ کے اسباب پیدا فرمائے جاتے ہیں۔

......اعمال کا اجروثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

......روزہ دار کے روزہ کا بدلہ اللہ تعالیٰ اپنے دست قدرت سے دینے کا اعلان فرماتے ہیں۔

......اللہ تعالیٰ روزہ دار سے خصوصی قرب کا اعلان فرماتے ہیں حتیٰ کہ اس کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

......روزہ دار کی افطار کے وقت کی دعاؤں کے قبول ہونے کی خوشخبری کا اعلان کیا جاتا ہے۔

......قرآن کریم کی تلاوت کی توفیق عطا ہوتی ہے اور قرآن سننے اور تراویح سنانے کا موقع فراہم ہوتا ہے۔

......اعتکاف جو بارگاہ الٰہی میں قرب وحضور کا بہترین ذریعہ ہے اس کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

......لیلتہ القدر جو ہزار مہینوں سے افضل ہے میسر آتی ہے۔

......روزانہ دس لاکھ مسلمانوں کی جہنم سے نجات کا اعلان ہوتا ہے اور رمضان کے آخری روز رمضان کے گزشتہ تمام دنوں میں جہنم سے نجات پانے والوں کی تعداد کے برابر مسلمانوں کی نجات کا اعلان صرف اس ایک دن کیا جاتا ہے۔

......اس ماہ میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف نظر رحمت فرماتے ہیں اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت فرمالیں اس کو کبھی عذاب نہیں دیتے۔

......اللہ تعالیٰ اس ماہ میں ملائکہ کو اپنے بندوں کے لئے دعائے مغفرت پر لگادیتے ہیں۔

......اس مہینہ کے لئے جنت کو سنوارا جاتا ہے تاکہ اللہ کے بندے تھک ہار کر جنت میں آکر راحت وسکون حاصل کریں۔

......اس ماہ میں ہر جائز دعا قبول ہوتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔

......عید کے دن عیدگاہ میں حاضر تمام مسلمانوں کی جنہوں نے رمضان اور روزہ کا احترام کیا مغفرت کا اعلان کیا جاتا ہے۔

لہٰذا جو شخص مغفرت ورحمت کی اس صلائے عام سے مستفید نہ ہوسکے اس سے بڑا بدنصیب اور کون ہوگا؟ ایسے ہی بدنصیب کے لئے حدیث شریف میں ہلاکت وبربادی کی بددعا کی گئی ہے اور فرمایا: ''ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کراسکا۔'' اعاذنا اللہ منہ۔

حضرت مولانا مفتی محمد انور کا سانحہ ارتحال

ممتاز عالم دین اور دارالعلوم کبیروالہ کے مہتمم وشیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد انور گزشتہ دنوں رحلت فرماگئے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق آپ کی عمر ۵۴ سال تھی۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت مولانا مفتی عبدالستار دامت برکاتہم نے پڑھائی اور آپ کو اپنے والد ماجد حضرت مولانا مفتی علی محمدؒ کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپ کے پسماندگان میں بیوہ، تین صاحبزادے اور چھ صاحبزادیاں شامل ہیں۔ آپ نے تعلیم قاسم العلوم ملتان ودارالعلوم کبیروالہ میں حاصل کی۔ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی سے تخصص کیا۔ آپ ۱۹۹۲ء میں حضرت مولانا مفتی علی محمدؒ کی وفات کے بعد سے اپنی رحلت تک مدرسہ کے مہتمم کی حیثیت سے فرائض انجام دیتے رہے جبکہ دو سال قبل حضرت مولانا مفتی عبدالقادرؒ کی رحلت کے بعد آپ کو دارالعلوم کبیروالہ کا شیخ الحدیث بھی مقرر کیا گیا تھا۔ آپ وفاق المدارس العربیہ کی شوریٰ کے رکن تھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ، سید الاولیاء حضرت اقدس سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم العالیہ، حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا بشیر احمد، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، صاحبزادہ عزیز احمد اور دیگر جماعتی زعماء وکارکنان نے حضرت مولانا مفتی محمد انور رحمۃ اللہ علیہ کے پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم اس غم میں ان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے اور ان کی حسنات کو قبول فرماکر انہیں اپنی رضا کا پروانہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آسمانی پیامِ عید

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ:

ایک مہینہ تک رمضان المبارک کی رحمتوں اور برکتوں کا سایہ امت مرحومہ پر محیط رہا۔ حق تعالیٰ شانہ کے انعامات والطاف بے پایاں کی برسات ہوتی رہی۔ انوار وتجلیات سے دلوں کے تاریک سے تاریک گوشے بھی جگمگاتے رہے۔ ان بابرکت لمحات میں اہل توفیق نے رحمت الٰہی سے جھولیاں بھرلیں۔ صیام وقیام اور ذکر وتلاوت سے ایمان کو جلا ملی۔ قلوب کا زنگ دور ہوا۔ دلوں کی کثافتیں دھل گئیں، گناہ گاروں کو نوید مغفرت ملی اور مقبولان الٰہی نے قرب ورضا کی نہ جانے کتنی منزلیں طے کیں۔

ماہ مبارک جاتے ہوئے اہل ایمان کو "عید کا تحفہ" دیتا گیا۔ عید کیا آئی کہ غمکدہ دنیا میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ہر شخص کے چہرے پر فرحت وانبساط کی چمک، ہر گھر میں مسرت وشادمانی کی مہک۔ آج سب نے لباس عروسی پہن رکھا ہے، ہر گھر میں تقریب شادی کا سماں ہے۔ "عید مبارک" کی صدائیں بلند ہورہی ہیں۔ آپ نے سوچا کہ یہ خوشی، یہ شادمانی، یہ مسرت، یہ فرحت، یہ سج دھج، یہ مبارکبادیاں کیوں ہیں؟ یہ ماہ مبارک کا تحفہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"روزے دار کو دو فرحتیں میسر آتی ہیں: ایک فرحت روزہ افطار کرتے وقت اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔" (مشکوٰۃ بروایت صحیحین عن ابی ہریرۃ)

روزہ کا افطار ایک تو یومیہ ہے اور ایک پورے مہینے کا افطار ہے۔ روزہ دار کو ہر روزہ کے افطار پر فرحت اور خوشی نصیب ہوتی ہے۔ یہ گویا چھوٹے پیمانے پر اس کی روزانہ کی عید تھی اور ماہ مبارک کے اختتام پر "روزہ کا افطار" بھی مکمل ہوا اور فرحت ومسرت بھی کامل نصیب ہوئی، اسی کا نام "عید" ہے مگر یہ بھی "چھوٹی عید" ہے۔ "بڑی عید" اس دن ہوگی جس دن یہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا اور حق تعالیٰ شانہ رحمت ورضوان کے ساتھ اس کا استقبال فرمائیں گے۔ جب "چھوٹی عید" کی خوشیاں حدوحساب سے باہر ہیں تو "بڑی عید" کے موقع پر جو خوشی، فرحت اور مسرت وشادمانی نصیب ہوگی اس کا اندازہ کون کرسکتا ہے؟ یہ ہے ماہ مبارک کا تحفہ۔

صدر مملکت، وزیراعظم اور دیگر بڑے لوگ "عید کا پیام" بھیجا کرتے ہیں، آیئے آج آپ کو رب العالمین کی طرف سے "عید کا پیام" سنائیں۔ پہلے خوب مل مل کر غسل کرلیجئے۔ اچھے سے اچھا لباس جو آپ کو میسر آسکتا ہو، زیب تن کیجئے، آنکھوں میں سرمہ لگایئے، سر اور داڑھی میں کنگھی کیجئے۔ بدن اور کپڑوں کو عطر اور خوشبو میں بسایئے۔ اب اللہ تعالیٰ کا "پیام عید" سننے کے لئے زیر لب تکبیر (اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر وللہ الحمد) کہتے ہوئے عیدگاہ کی طرف چلئے۔

عیدگاہ پہنچ کر پہلے سجدہ شکر کے لئے صف آرا ہوجایئے۔ یوں دن کی نمازیں خاموش ہوتی ہیں مگر عید میں قرأت جہر سے کی جاتی ہے۔ فرض کے علاوہ کسی نماز کے باجماعت ادا کرنے کی اجازت بھی عام نہیں بلکہ خاص خاص موقعوں پر ہی دی جاتی ہے۔ چنانچہ ایک خاص الخاص موقع نماز عید ہے، پیام عید سننے سے پہلے سجدہ شکر بجالانا ہے اور یہ اجتماعی طور پر بجالایا جائے گا اور اس نماز میں قرأت بھی جہری ہوگی۔ اس شکر کو مزید مؤکد کرنے کے لئے اس نماز میں "تکبیرات زوائد" بھی ہوں گی "لتکبروا اللہ علی ماھداکم" نماز کے بعد امام خطبہ دے گا، اسے بغور سنو! خطبہ میں

رب العالمین کا "پیام عید" پڑھ کر سنایا جائے گا اس کا متن جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل فرمایا ہے اس کا ترجمہ محفوظ کر لیجئے:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ شب قدر میں جبریل علیہ السلام ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور اس شخص کے لئے جو کھڑے یا بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہا ہو (اور عبادت میں مشغول ہو) دعائے رحمت کرتے ہیں۔ اور جب عیدالفطر کا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ جل شانہ اپنے فرشتوں کے سامنے بندوں کی عبادت پر فخر فرماتا ہے۔ (اس لئے کہ انہوں نے آدمیوں پر طعن کیا تھا) اور ان سے دریافت فرماتا ہے کہ اے فرشتو! اس مزدور کا جو اپنی خدمت پوری پوری ادا کرے' کیا بدلہ ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی اجرت پوری دیدی جائے' تو ارشاد ہوتا ہے کہ فرشتو! میرے غلاموں نے' باندیوں نے میرے فریضہ کو پورا کر دیا' پھر دعا کے ساتھ چلتے ہوئے (عیدگاہ کی طرف) نکلے ہیں' میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میری بخشش کی قسم! میرے علو شان کی قسم! میرے بلندی مرتبہ کی قسم! میں ان لوگوں کی دعا ضرور قبول کروں گا۔ پھر ان لوگوں کو خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ جاؤ! تمہارے گناہ معاف کر دیئے ہیں اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے۔ پس یہ لوگ (عیدگاہ سے) ایسے حال میں لوٹتے ہیں کہ ان کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔ (فضائل رمضان از حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نوراللہ مرقدہ)

لیجئے! عیدگاہ میں گناہ گاروں کی عام معافی کا اعلان ہو گیا۔ یہی "آسمانی پیام عید" ہے اور یہ پیام صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو فریضہ خداوندی بجالائے۔ ماہ مبارک کے روزے رکھے اور صلوٰۃ وزکوٰۃ وغیرہ دیگر فرائض میں بھی کوتاہی نہیں کی۔

اس کے برعکس جن لوگوں نے کمال بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ماہ مبارک میں بھی فرائض خداوندی کو توڑا اور پھر ان کو اپنے کئے پر ندامت بھی نہیں ہوئی' وہ اگر ڈھٹائی سے نئے کپڑے پہن کر عیدگاہ میں پہنچ گئے ہیں تو ان کے لئے رحمت ومغفرت کا آسمانی پیام نہیں ہے جب تک کہ وہ اپنی بدعملی وبدکاری سے توبہ نہ کریں۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ماہ مبارک کی قبولیت اور "پیام عید" کے حصول کی علامت یہ ہے کہ آدمی کی زندگی میں انقلاب آجائے۔ اس کا رخ برائی سے نیکی کی طرف اور نافرمانیوں سے فرمانبرداری کی طرف پھر جائے' رمضان المبارک کے چھوڑے ہوئے نیک اثرات اور اچھے ثمرات اس کی زندگی میں سال بھر تک رہیں۔ حق تعالیٰ شانہ پوری امت کو اپنے الطاف وعنایات کا مورد بنائے۔ دنیا و آخرت کی ساری پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے اور دارین کے تمام مقاصد حسنہ میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

اعلان

عیدالفطر کی تعطیلات کے باعث شمارہ ۲۵-۲۶ کو یکجا کیا جا رہا ہے۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

بقیہ عالمی خبریں

غیر تشریف لے گئے' لاش کا حال یہ تھا کہ آنکھیں نکالی ہوئی تھیں' ہونٹ کاٹے ہوئے تھے اور میت پہنچانے میں نہیں آرہی تھی۔ انہوں نے میت وصول کی اور اسے لاہور لے آئے۔ متعلقہ تھانہ کو اطلاع کی بلکہ میت تھانے میں لے گئے اور ایف آئی آر کاٹنے کی درخواست کی۔ پولیس نے روایتی ٹال مٹول سے کام لیا۔ ایک وفد ہوم سیکریٹری پنجاب سے ملا۔ ہوم سیکریٹری نے ڈی آئی جی لاہور ڈویژن کو حکم دیا جس کے باوجود کئی گھنٹے گزرنے اور مسلسل تگ ودو کے بعد جا کر ایف آئی آر درج ہوئی۔ پھر پوسٹ مارٹم ہوا۔ پھر جا کر نماز جنازہ اور تدفین عمل میں آئی۔ رشید احمد سندھو ہوم سیکریٹریٹ میں سینئر افسر ہیں۔ پولیس جب حکومت کے ایک سینئر افسر کے ساتھ یہ رویہ اختیار کرتی ہے تو ایک عام آدمی کی شنوائی کیسے ہو سکتی ہے؟ اس المناک سانحہ کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ پولیس کا فرض منصبی ہے کہ قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچائے۔

دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' پیر طریقت حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ العالی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا بشیر احمد نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں مرحوم کی المناک وفات پر رشید احمد سندھو اور ان کے خاندان کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ پاک مقتول کے تمام گناہوں سے درگزر فرما کر اس سے اپنے شایان شان معاملہ فرمائے اور جنت الفردوس میں داخلہ نصیب فرمائے' رشید احمد سندھو سمیت تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ ادارہ ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

صدقۃ الفطر کے احکام

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر کو ضروری قرار دیا (فی کس) ایک صاع کھجوریں یا اسی قدر جو دیئے جائیں غلام اور آزاد مذکر مؤنث (یعنی مرد و عورت) اور ہر چھوٹے بڑے مسلمان کی طرف سے اور نماز عید کے لئے لوگوں کو جانے سے پہلے ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۶۰ بحوالہ بخاری و مسلم)

صدقۃ فطر کس پر واجب ہے؟

صدقۃ فطر ہر اس بالغ مرد یا بالغ عورت پر واجب ہے جس پر زکوٰۃ فرض ہو یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت ملکیت میں ہو یا اگر سونا چاندی اور نقد رقم نہ ہو اور ضرورت سے زائد سامان موجود ہو جس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی بن سکتی ہو تو اس پر بھی صدقۃ الفطر واجب ہے۔ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ مال نصاب پر چاند کے حساب سے ایک سال گزر جائے لیکن صدقۃ الفطر واجب ہونے کے لئے یہ شرط نہیں ہے۔ اگر رمضان کی تیس تاریخ کو کسی کے پاس مال آ گیا جس پر صدقۃ الفطر واجب ہو جاتا ہے تو عید الفطر کی صبح صادق ہوتے ہی اس پر صدقۃ الفطر واجب ہو جاتا ہے۔

صدقۃ فطر کے فائدے:

صدقۃ فطر ادا کرنے سے ایک حکم شرعی کے انجام دینے کا ثواب تو ملتا ہی ہے اس کے ساتھ دو مزید فائدے اور ہیں:

اول یہ کہ صدقۃ فطر روزوں کو پاک صاف کرنے کا ذریعہ ہے۔ روزے کی حالت میں جو فضول اور خراب اور گندی باتیں زبان سے نکلیں، صدقۃ فطر کے ذریعے روزے ان چیزوں سے پاک ہو جاتے ہیں۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ عید کے دن ناداروں اور مسکینوں کی خوراک کا انتظام ہو جاتا ہے اور اسی لئے عید کی نماز کو جانے سے پہلے صدقۃ فطر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ دیکھو کتنا سستا سودا ہے کہ محض دو سیر گیہوں دینے سے تیس روزوں کی تطہیر ہو جاتی ہے یعنی لایعنی اور گندی باتوں کی روزوں میں جو ملاوٹ ہو گئی اس کے اثرات سے روزے پاک ہو جاتے ہیں۔

گویا صدقۃ الفطر ادا کر دینے سے روزوں کی قبولیت کی راہ میں کوئی اٹکانے والی چیز باقی نہیں رہ جاتی ہے۔ اسی لئے بعض بزرگوں نے فرمایا کہ اگر مسئلہ کی رو سے کسی پر صدقۃ الفطر واجب نہ ہو تب بھی دے دینا چاہیے۔ خرچ بہت معمولی ہے اور نفع بہت بڑا ہے۔

صدقۃ فطر میں کیا دیا جائے؟

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ فطر دینے کے سلسلے میں دینار و درہم یعنی سونے چاندی کا سکہ ذکر نہیں فرمایا بلکہ جو چیزیں گھروں میں عام طور پر کھائی جاتی ہیں انہی کے ذریعہ صدقۃ فطر کی ادائیگی بتائی۔ حدیث بالا میں جس کا ترجمہ ذکر ہوا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فی کس صدقۃ فطر کی ادائیگی کے لئے دینے کا ذکر ہے اور بعض روایات میں ایک صاع گیہوں دو آدمیوں کی طرف سے بطور صدقۃ فطر دینا بھی وارد ہوا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کا یہی مذہب ہے، لہٰذا اگر صدقۃ فطر میں "جو" دے تو ایک صاع دے اور گیہوں دے تو آدھا صاع دے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں "جو" اور "گیہوں" وغیرہ ناپ کر فروخت کیا کرتے تھے اور ان چیزوں کو تولنے کے بجائے ناپنے کا رواج تھا۔ اس زمانہ میں ناپنے کا جو ایک پیمانہ تھا اسی کے حساب سے حدیث شریف میں صدقۃ فطر کی مقدار بتائی ہے۔ ایک صاع کچھ اوپر ساڑھے تین سیر کا ہوتا ہے۔ ہندوستان کے بزرگوں نے جب اس کا حساب لگایا تو ایک شخص کا صدقۃ فطر گیہوں کے اعتبار سے اسی (۸۰) کے سیر سے ایک سیر ساڑھے بارہ چھٹانک ہوا۔ عام طور سے کتابوں میں عوام کی رعایت سے یہی تول والی بات لکھی جاتی ہے۔ اگر ایک گھر میں میاں بیوی اور چند بالغ بچے ہوں تو مرد پر اپنی طرف سے اور ہر بالغ اولاد کی طرف سے صدقۃ فطر میں فی کس ایک سیر ساڑھے بارہ چھٹانک گندم یا اس کا دوگنا جو یا

چھوارے یا کشمش یا پنیر دینا واجب ہے۔ بیوی کی طرف سے مرد پر صدقہ فطر دینا واجب نہیں ہے اور ماں جتنی بھی مالدار ہے نابالغ اولاد کا صدقہ فطر اس کو ادا کرنا واجب نہیں۔ یہ صدقہ باپ پر واجب ہوتا ہے۔

نابالغ کی طرف سے صدقہ فطر:

اگر کسی نابالغ کی ملکیت میں خود اپنا مال ہو جس پر صدقہ فطر واجب ہوتا ہے تو اس کا وارث اسی کے مال سے اس کا صدقہ فطر ادا کرے۔ اپنے مال سے دینا واجب نہیں۔

(اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ) بچہ کی ملکیت میں مال کہاں سے آئے گا؟

جواب (یہ ہے کہ) اس طرح سے آسکتا ہے کہ کسی کی میراث سے اس کو مال پہنچ جائے یا کوئی شخص اس کو ہبہ کردے۔

حدیث شریف میں غلاموں کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اس سے نوکر چاکر، مزدوری پر خدمت کرنے والے مراد نہیں ہیں۔ جب مسلمان اللہ کے لئے جہاد کیا کرتے تھے تو امیر المؤمنین کافروں کو قید کرکے غلام بنالیتا تھا اور مجاہدین میں تقسیم کردیتا تھا، وہ غلام اور باندی مسلمانوں کی ملکیت ہوتے تھے۔ آج کل کہیں اگر جنگ ہوتی ہے تو وطنی اور ملکی لڑائی ہوتی ہے، شرعی جہاد نہیں ہوتا لہٰذا مسلمان غلام اور باندی سے محروم ہیں۔

جس نے روزے نہ رکھے ہوں اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے:

اگر کسی بالغ مرد اور عورت نے کسی وجہ سے روزے نہ رکھے تب بھی صدقہ فطر کا نصاب ہونے پر صدقہ کی ادائیگی واجب ہے۔

صدقہ فطر میں نقد قیمت یا آٹا وغیرہ:

صدقہ فطر میں گیہوں کا آٹا بھی دیا جاسکتا ہے۔ وزن وہی ہے جو اوپر گزرا اور جو کا آٹا بھی دے سکتا ہے۔ اس کا وزن بھی وہی ہے جو "جو" کا وزن ہے۔

مسئلہ: صدقہ فطر میں جو یا گیہوں کی نقد قیمت بھی دی جاسکتی ہے بلکہ اس کا دینا افضل ہے۔ اگر گیہوں اور جو کے علاوہ کسی دوسرے غلہ سے صدقہ فطر ادا کرے مثلاً چنا، چاول، آرڈ، جوار اور مکی وغیرہ دینا چاہے تو اتنی مقدار میں دے کہ اس کی قیمت ایک سیر ساڑھے بارہ چھٹانک گیہوں یا اس سے دوگنے جو کی قیمت کے برابر ہوجائے۔

☆☆..........☆☆

حسرت

حضرت شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

رمضان بھی گزر گیا یوں ہی — چڑھ کے آیا، گر گیا یوں ہی
موج آئی نہ کوئی ساحل تک — دل کا دریا اتر گیا یوں ہی
ماہ نو عشق کی طرح آیا — ہم پہ الزام دھر گیا یوں ہی
کیا سہانی سہانی راتیں تھیں — خواب تھا جو بکھر گیا یوں ہی
دامن دل نہ بھر سکا اب کے — موسم گل گزر گیا یوں ہی
لگ رہی ہے فضا اداس اداس — ہائے سنسان کر گیا یوں ہی
ذکر جاناں سے جاں میں جاں آئی — زیست کا رخ نکھر گیا یوں ہی
ان کا غم تو محیط عالم ہے — میرے سینے میں بھر گیا یوں ہی
سفر حج بہت مبارک ہے — کیا کریں گے اگر گیا یوں ہی
اللہ اللہ اس کا بخت نفیس
جو مدینے میں مر گیا یوں ہی

بقیہ عیدالفطر

موقع میسر آئے گا۔ ایک ساتھ اٹھیں گے، ایک ساتھ جھکیں گے، ایک ساتھ جبین نیاز کو بے نیاز کے سامنے رکھیں گے اور ایک ساتھ دعاؤں کے لئے ہاتھ اٹھائیں گے:

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

یہ وجد انگیز منظر اسلام کے سوا کون دکھا سکتا ہے؟ مسلمانوں کے علاوہ کون پیدا کرسکتا ہے؟ یہ مساوات عام۔ یہ اطاعت ملت اسلامیہ کے علاوہ اور کس قوم کے اجتماع میں پائی جاسکتی ہے۔

نعت رسول مقبول ﷺ

شاعر مشرق علامہ اقبالؒ

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کردے
ہو نہ یہ پھول، تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو، خم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے
دشت میں، دامن کہسار میں، میدان میں ہے
بحر میں، موج کے آغوش میں، طوفان میں ہے
چین کے شہر، مراقش کے بیابان میں ہے
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے
چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعت شان ورفعنالک ذکرک دیکھے

مرسلہ: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

زندگی کے سارے سُکھ، صحّت اور تن دُرستی سے ہیں
Tunsukh
ایلوویرا اور
منتخب نباتات کا
صحّت افزا مرکب
تن سُکھ سے تن دُرست
تن سُکھ جسم وجاں کو تقویت پہنچاتا ہے، نظامِ ہضم اور افعالِ جگر کی اصلاح کرتا ہے۔
ہمدرد
ہمدرد کے متعلق مزید معلومات کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کیجیے:
www.hamdard.com.pk
Adaris -HTS-12/97(R)

وراثت نبوّت اور علمائے حق

مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ

دین خالص:

علمائے حق' حضرات انبیاؑ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث وجانشین ہیں:

"العلماء ورثة الانبیاء" (صحیح بخاری)

ان کی وراثت اور نیابت اسی وقت صحیح اور مکمل ہوگی' جب ان کی زندگی کا مقصد' اور ان کی کوششوں کا مرکز وہی ہوگا جو انبیاؑ کرام علیہم السلام کا تھا' وہ مقصد زندگی اور وہ مرکز سعی وعمل کیا ہے؟ دو لفظوں میں "دین خالص" یا ایک لفظ میں "توحید" یعنی اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت' اور کامل اطاعت' جو تنہا اسی کا حق ہے' اس کو اپنی ذات سے عمل میں لانا' اور دوسروں میں اس کے لئے جدوجہد کرنا "الا لله الدین الخالص' ویکون الدین لله"

"اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس کو یہی حکم بھیجا کہ میرے سوا کسی کی بندگی نہیں' پس میری ہی بندگی کرو۔" (انبیاؑ رکوع۲)

دین خالص سے غفلت:

دین الٰہی سے انحراف کا ایک عام سبب غفلت ہے' اللہ سے بے تعلقی اور اس کے احکام وفرائض کی طرف سے بے توجہی کا سبب ہمیشہ بغاوت وکفر ہی نہیں ہوتا' بلکہ اکثر اوقات دنیا پرستی اور مادیت ہوتی ہے' عزت وجاہ کا سودا' دولت کا عشق اور معاش میں سرتاپا انہماک آدمی کو معاد سے بالکل غافل کردیتا ہے' مادیت کا ایسا غلبہ ہوتا ہے کہ سرے سے نجات کا خیال' رضائے الٰہی کے حصول کا شوق اور اس کے عذاب کا خوف دل سے بالکل نکل جاتا ہے' اور کھانے پینے اور پہننے کے سوا دنیا میں کوئی فکر باقی نہیں رہتی' خدا سے غافل لوگوں کی صحبت اور گناہوں اور عیش میں انہماک دل کو ایسا مردہ کردیتا ہے کہ اخلاقی حس باطل ہوجاتی ہے' نیک وبد اور حلال وحرام کی تمیز جاتی رہتی ہے' ایسے غافل اپنے اخلاق واعمال' سیرت وکردار' معاشرت وآداب اور وضع وصورت میں کافروں اور اللہ کے باغیوں سے کچھ زیادہ مختلف نہیں رہتے' شراب کے بے تکلف دور چلتے ہیں' منہیات ومحرمات کا آزادی سے ارتکاب کیا جاتا ہے' جرائم اور فسق وفجور میں نئی نئی ایجادات کی جاتی ہیں اور ان میں ایسی ذہانت اور ہنرمندی کا اظہار کیا جاتا ہے کہ پرانی امتیں ان کے سامنے مات ہوجاتی ہیں' شرع ودین کی کوئی حرمت باقی نہیں رہتی' ایسی خدا فراموشی اور خود فراموشی طاری ہوجاتی ہے کہ بھول کر بھی خدا یاد نہیں آتا اور اپنا بھی حقیقی ہوش نہیں رہتا:

"ان لوگوں کی طرح نہ ہو' جنہوں نے اللہ کو بھلادیا' اللہ نے ان کو خود فراموش بنادیا۔" (حشر رکوع:۳)

یہی وہ لوگ ہیں جن کا حال اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کیا ہے:

"بے شک جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پر مگن اور مطمئن ہیں اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔" (یونس ع:۱)

نتیجتاً وعملاً ایسے غفلت شعار اور آخرت فراموش' منکرین آخرت اور اللہ تعالیٰ ورسول سے بغاوت کرنے والوں سے ممتاز نہیں ہوتے' پیغمبروں کی دعوت کے لئے ان کا وجود بھی اسی قدر بے سود اور بعض اوقات سنگ راہ ہوتا ہے' جس طرح مکذبین ومنکرین کا اور بعض اوقات یہ مدعیان اسلام' اسلام کے خلاف حجت اور تبلیغ اسلام کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

پھر اس سے زیادہ بدقسمتی کی بات یہ ہوتی ہے کہ یہ غافلین یا منافقین اپنی کثرت یا دنیاوی

لیاقت یا کوششوں یا محض وراثت سے مسلمانوں کی مسند حکومت پر قابض ہوجاتے ہیں اور مسلمانوں کی امامت ان کے ہاتھ میں آجاتی ہے یا مسلمانوں کی زندگی میں اتنا اثر ورسوخ پیدا کرلیتے ہیں کہ ان کے اخلاق واعمال عوام کے لئے نمونہ بن جاتے ہیں' اور ان کی عظمت اور وقعت دل و دماغ میں جاگزیں ہوجاتی ہے' اس وقت ان ''اکابرین مجرمین'' کی وجہ سے غفلت و خدافراموشی اور غیر اسلامی زندگی کا ایسا دور دورہ ہوجاتا ہے کہ مسلمانوں کی عملداری میں جاہلیت کی حکومت قائم ہوجاتی ہے اور بعض اوقات اس طرز زندگی کو کچھ زیادہ مدت گزر جاتی ہے' تو اسی کا نام اسلامی تہذیب وتمدن پڑ جاتا ہے' جس کی مخالفت غیر اسلامی تمدن سے زیادہ مشکل ہوتی ہے۔

ان تمام حالات میں پیغمبروں کے جانشینوں کو کام کرنا پڑتا ہے' شاید انسانوں کی کوئی جماعت اتنی مشغول اور فرائض و ذمہ داریوں سے اتنی گراں بار نہیں' جتنی نائبان رسولؐ اور علمأ و مصلحین اسلام کی جماعت ہے' جسمانی امراض کے طبیبوں کو بھی کبھی آرام اور فرصت کا موقع میسر آجاتا ہوگا' لیکن ان اطبأ روح کے لئے کوئی موسم اعتدال وصحت کا نہیں' بہت سی جماعتیں ایسی ہیں کہ جب ان کی اپنی حکومت قائم ہوجاتی ہے تو ان کی جدوجہد ختم ہوجاتی ہے اور ان کا مقصود حاصل ہوجاتا ہے' لیکن علمأ حق اور ''قوامین للّٰہ شہدآء بالقسط'' (اللہ کی طرف سے منتظم اور انصاف کے گواہ) جماعت کا کام بعض مرتبہ مسلمانوں کی حکومت میں ختم ہونے کے بجائے کچھ بڑھ ہی جاتا ہے' کچھ چیزیں ہیں جو حکومت وطاقت اور دولت وفراغت ہی کے زمانہ میں پیدا ہوتی ہیں اور علمأ اسلام ہی کا فرض ہوتا ہے کہ ان کی نگرانی کریں' وہ اپنے فریضۂ احتساب' نگرانی' اخلاق اور دینی رہنمائی کے منصب سے سبکدوش نہیں ہوتے' اس وقت بھی ان کا جہاد' اور ان کی جدوجہد جاری رہتی ہے' کہیں مسلمانوں کی مسرفانہ زندگی پر روک ٹوک کررہے ہیں' کہیں سامان عیش وغفلت پر ان کی طرف سے قدغن ہے' کہیں چوری کی شراب کو گرفتار کیا ہے اور اس کو انڈیل رہے ہیں' کہیں باجوں اور موسیقی کے آلات کو توڑ رہے ہیں' کہیں مردوں کے لئے ریشم کے لباس اور سونے چاندی کے برتنوں کے استعمال پر چیں بجبیں ہیں' کہیں بے حجابی اور مردوں وعورتوں کے آزادانہ اختلاط پر معترض ہیں' کہیں حاموں کی بے قاعدگیوں اور بداخلاقیوں کے خلاف آواز بلند کررہے ہیں' کہیں اپنے زمانہ کی خلاف اخلاق اور خلاف شرع باتوں اور عادتوں کے خلاف وعظ کہہ رہے ہیں' کہیں غیروں اور عجمیوں کی عادات و خصوصیات اختیار کرنے پر ان کی طرف سے مخالفت ہے' کبھی مسجدوں کے صحن اور مدرسوں کے ایوانوں میں حدیث کا درس دے رہے ہیں اور ''قال اللہ اور قال الرسول'' کی صدا بلند کررہے ہیں' اللہ کی محبت واطاعت کا شوق پیدا کررہے ہیں' امراض قلب حسد' تکبر' حرص دنیا' اور دوسرے نفسانی اور روحانی امراض کا علاج کررہے ہیں' کبھی منبر پر کھڑے ہوئے جہاد کا شوق دلارہے ہیں اور اسلامی سرحدوں کی حفاظت یا اسلامی فتوحات کے لئے آمادہ کررہے ہیں' پوری اسلامی تاریخ میں آپ کو زندہ اور ربانی علمأ جو حکومت وقت کے دامن سے وابستہ نہیں تھے یا حقیر جھگڑوں میں مشغول نہیں تھے' انہیں مشاغل میں منہمک نظر آئیں گے اور مسلمانوں کا کوئی دور حکومت ان علمأ حق اور ان کی جدوجہد سے خالی نہیں رہا۔

بنی امیہ کا دور مسلمانوں کا شاہانہ عہد ہے' بظاہر مسلمانوں کو تمام کاموں سے فرصت ہوگئی ہے' مگر علمأ کو فرصت نہیں' حضرت حسن بصریؒ کی مجلس وعظ گرم ہے' جس میں اپنے زمانہ کی منکرات و بدعات کے خلاف تقریر ہورہی ہے' اپنے زمانہ کی معاشرت' نظام اور اہل حکومت کی بے دینی پر تنقید ہے' نفاق کی علامات' اور منافقین کے اوصاف وسیع پیرایہ میں بیان ہورہے ہیں اور موجودہ زندگی پر ان کو منطبق کیا جارہا ہے' خشیت الٰہی اور آخرت کا بیان ہے' جس سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ گئی ہیں اور روتے روتے حاضرین کی ہچکیاں بندھ گئی ہیں' سورۂ فرقان کے آخری رکوع ''وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا'' کی تفسیر ہورہی ہیں' اور صحابہ کرامؓ کے چشم دید حالات اور واقعات اس طرح بیان کئے جارہے ہیں کہ اس مبارک دور کی تصویر کھنچ گئی ہے' اور صحابہ کرامؓ چلتے پھرتے نظر آرہے ہیں' لوگ مجلس سے توبہ کرکے اٹھتے ہیں اور سینکڑوں آدمیوں کی اصلاح حال ہورہی ہے۔

بنی عباس کا دور ہے اور امام احمد بن حنبلؒ شاہ وقت کے ذوق و رجحان اور مسلک کے

خلاف مذہب اعتزال کی صاف صاف تردید کررہے ہیں' اور بدعات کا رد' اور سنت کا اعلان کرتے ہیں۔ علم کلام اور فلسفہ کے بڑھتے ہوئے رجحان کے مقابلہ میں' خالص سنت اور عقائد سلف کی تبلیغ فرمارہے ہیں اور یہ سب اس جرأت و اطمینان کے ساتھ کہ گویا مامون و معتصم کی حکومت نہیں ہے بلکہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی خلافت ہے۔

بغداد اپنے اوج پر' اور بغداد کی تہذیب دولت اور بے فکری اور آزادی عروج پر ہے' ہر طرف عیش و غفلت کا سمندر رواں ہے' کرخ و رصافہ کے میدانوں میں اور مسجدوں کے سامنے میلے لگے ہوئے ہیں' بازاروں میں بڑی چہل پہل ہے' لیکن سینکڑوں آدمی ان تمام دلچسپیوں اور تفریحات سے آنکھ بند کئے ایک طرف چلے جارہے ہیں' آج جمعہ کا دن ہے' محدث ابن جوزیؒ کا وعظ ہے' سینکڑوں آدمی تائب اور بیسیوں غیر مسلم مسلمان ہورہے ہیں' لوگ خلاف شرع امور سے توبہ کررہے ہیں۔

ایک طرف اسی پرشور اور ہنگامہ زدہ بغداد میں نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا درس' وعظ اور روحانی فیض جاری ہے' جس سے عرب و عجم کے لوگ فائدہ اٹھارہے ہیں' بڑے بڑے امراء اور شہزادے اپنے عیش و دولت کو خیرباد کہہ کر زہد و فقر کی زندگی اختیار کرتے ہیں' بڑے بڑے سرکش اور نشۂ دولت میں مخمور تائب ہوتے ہیں' خلافت عباسی کے عین دارالخلافہ میں اور خلیفہ بغداد کی حکومت کے بالکل مقابل اس درویش کی روحانی اور دینی حکومت قائم ہے' جس کا سکہ عرب و عجم پر رواں ہے۔

بعد کے تمام عہدوں میں اور حکومت اسلامی کے تمام اطراف و اکناف میں' سلاطین و امراء کے بالمقابل اور تمام دوسری دلچسپیوں' دعوتوں' تحریروں اور مشاغل کے ساتھ علمائے حق کی یہ کوششیں اور ان کے مرکز' مساجد' مدارس' خانقاہیں' مجالس وعظ و باضابطہ اور بے ضابطہ احتساب جاری رہا۔

علمائے حق کا یہی بدقسمت یا خوش قسمت گروہ ہے جس کو مسلمان بادشاہوں اور ان کے کارکنانِ حکومت کے ہاتھوں (جبکہ دوسروں کو سیم و زر کی تھیلیاں اور عہدوں کے پروانے ملتے تھے) دارو رسن اور تازیانے کے انعامات ملے' اسی گروہ کے کتنے افراد کو ایک مسلمان حاکم (حجاج) کے ہاتھوں شہادت کا سرخ خلعت ملا' پھر اسی گروہ کے ایک مقتدر فرد (حضرت امام ابوحنیفہؒ) کو امیر المومنین منصور عباسی کے ہاتھوں زہر کا جام نوش کرنا پڑا' پھر اسی گروہ کے دوسرے امام (حضرت امام احمد بن حنبلؒ) کو سب سے بڑے روشن خیال مسلمان بادشاہ (مامون) کے زمانہ میں پابجولان اور اسیر زندان ہونا پڑا' اور اس کے جانشین (معتصم) کے ہاتھوں تازیانے کھانے پڑے۔

آخر زمانہ میں بھی کیسے کیسے عادل و دادگر مسلمان فرمانرواؤں کے ہاتھوں کیسے کیسے جلیل القدر علماء پر بیداد ہوئی' جہانگیر کی زنجیر عدل مشہور ہے' مگر حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ کے پاؤں میں بھی زنجیر پڑی' اور ان کو اپنے اظہار حق کے صلہ میں گوالیار کے قلعہ میں محبوس ہونا پڑا۔

ان کارناموں اور خدمات کے علاوہ (جو حاملین دین اور محافظین شریعت کے فرائض منصبی ہیں) جن کو ہم اس حیثیت سے دفاعی کہہ سکتے ہیں کہ وہ شرک و کفر' بدعت اور غفلت کے مقابلہ میں اسلام کی حفاظت کی کوششیں ہیں اور دین کی مسلسل جدوجہد ہے' جو قیامت تک جاری رہے گی:

"لایزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق لایضرهم من خذلهم (او کما قال) الجهاد ماض الی یوم القیامة."

ترجمہ: "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر اعلانیہ قائم رہے گا' کسی کے مدد نہ کرنے سے اس کو کچھ نقصان نہ پہنچے گا۔ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔"

لیکن ان کے علاوہ اور خدمتیں ہیں' جو ہر زمانہ کے علماء کے ذمہ ہیں' اور علماء ربانی ان کو انجام دیتے رہے ہیں:

ا:..... اسلامی فتوحات سے کثرت اور مبلغین' صلحاء و صوفیہ اور بعض مسلمانوں کے اخلاق اور محبت کے اثر سے بیشتر مسلمانوں کے مفتوحہ ممالک میں لاکھوں آدمیوں نے اسلام قبول کیا' اور پوری پوری برادریاں اور بڑے بڑے خاندان اسلام میں داخل ہوگئے' لیکن ان کی تعلیم و تربیت کا کوئی انتظام نہ کیا جاسکا' اور ان پر اسلام کی تعلیمات کا کوئی اثر نہ پڑسکا' یا اگر ان پر کوئی اثر پڑا تو ان کے بعد کی نسلوں میں یہ اثر باقی نہ رہ سکا' اور رفتہ رفتہ اس کے سوا ان کو کچھ یاد نہ رہا کہ ہمارے باپ دادا مسلمان تھے اور انہوں نے کسی

زمانہ میں اسلام قبول کیا تھا اور سوائے اسلامی نام اور کلمہ طیبہ کے الفاظ کے ان کے پاس اسلام کا کوئی نشان باقی نہ رہا' کچھ دنوں کی اور بے توجہی کے بعد اسلامی نام بھی باقی نہ رہے اور کلمہ طیبہ بھی سینکڑوں میں سے چند کے سوا کسی کو یاد نہ رہا' مگر اپنے مسلمان ہونے کا اعتراف باقی رہا' پھر وہ بھی مٹنے لگا اور اس وقت باقاعدہ ان کا ارتداد عمل میں آنے لگا۔

ہندوستان جیسے ملک میں جہاں خاص حلقہ کے باہر اسلام کی بنیاد ہمیشہ کمزور رہی' اس کی بکثرت مثالیں ملتی ہیں' تقریباً ہر بڑے شہر سے کچھ فاصلہ پر اور ہندوستان کے تمام اطراف میں لاکھوں کی تعداد میں ایسی مسلمان قومیں اور برادریاں موجود ہیں' جن کو اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہا' دیہاتوں کی بڑی مسلمان آبادی ایسی ہے جو نئے سرے سے تبلیغ اسلام کی محتاج ہے' ان میں بکثرت ایسے ''مسلمان'' ہیں جو ہنوز عہد جاہلیت میں ہیں' اور ان کو بعثت نبویؐ کی خبر بھی نہیں' وہ اسلام سے اتنے بے خبر ہیں' جتنے دیہاتوں کے غیر مسلم' فرائض واحکام اسلام کا ذکر چھوڑ کر بعض بڑے شہروں کے اطراف ونواح میں ایسے مسلمان ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی سے بھی واقف نہیں۔

بعض علمأ ربانی نے اپنے زمانہ میں' ان علاقوں اور دیہاتی رقبوں کی طرف توجہ کی اور بعض مسلمان قوموں اور برادریوں کو از سر نو مسلمان بنایا' ان میں تبلیغی دورے کئے' وعظ و نصیحت' اختلاط' آمدورفت اور اپنے اخلاق و تالیف قلب سے ان کے دل مٹھی میں لئے' ان کو مرید کرکے ان کو توحید و اتباع سنت کے راستہ پر لگایا' شرک وبدعت سے تائب کیا' جاہلانہ رسمیں' غیر مسلموں کی وضع وصورت' اور کفر و جاہلیت کے شعار چھڑائے' ان میں اخلاق و انسانیت پیدا کی' پابند فرائض اور خوش اوقات بنایا' علم کا شوق دلایا اور تعلیم کو رائج کیا' اور ان میں سے لائق افراد کو چھانٹ کر اور اپنے پاس رکھ کر ان کی تربیت وتعلیم کی' پھر ان سے اپنی قوم اور دوسری جماعتوں کی تبلیغ و اصلاح کا کام لیا' یہ تبلیغی کام' جو انبیأ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے طریق کار سے سب سے زیادہ ظاہری مشابہت رکھتے ہیں' ان کے دوسرے کارناموں کے مقابلہ میں کسی طرح کم اہم نہیں۔

۲:.....قرآن وحدیث اسلام کی طاقت کا اصلی سرچشمہ ہیں جن سے ہمیشہ طاقت اور روشنی حاصل کی جاسکتی ہے اور جن کے ذریعہ سے ہر زمانہ میں مسلمانوں کے کمزور سے کمزور ڈھانچہ میں روح پھونکی جاسکتی ہے' شرک وکفر' بدعت وغفلت کے خلاف سب سے کارگر حربہ' قرآن وحدیث کا علم اور ان کی اشاعت ہے' ان کا صحیح علم اور ان کی روشنی جس قدر پھیلتی جائے گی' کفر و جہالت کی تاریکیاں دور ہوتی جائیں گی' اس لئے ہزار تبلیغوں کی ایک تبلیغ ان کی نشرواشاعت ہے۔

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بڑی خصوصیت ان کی ہم آہنگی اور یک آہنگی ہے یعنی وہ سب ایک بات کہتے ہیں اور ایک ہی بات کہتے رہتے ہیں' وہ کیا؟

''اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو' تمہارا معبود اس کے سوا کوئی نہیں۔'' (سورۂ ہود ع:۸)

ان کے جانشینوں کی بھی یہی خصوصیت ہوتی ہے کہ ان کی تمام کوششوں اور ان کی زندگی کے متنوع مشاغل کا ہدف بھی ایک ہوتا ہے جو ''دعوت الی اللہ'' ہے' درس وتدریس' وعظ وتقریر' تبلیغ وتذکیر' تصنیف وتالیف' سلوک وتصوف' بیعت وارشاد' سب سے غرض خلق خدا کو اللہ کی طرف بلانا' اللہ سے ملانا' اور اللہ ہی کا بنانا ہوتا ہے' ان کے مشاغل متنوع اور مختلف ہوسکتے ہیں' مگر سب کا مرکز اور مقصد ایک ہوتا ہے' وہ سب کچھ کہتے ہیں مگر درحقیقت ایک ہی بات کہتے ہیں اور بار بار کہتے ہیں:

فطرت کا سرود ازلی اس کے شب وروز
آہنگ میں یکتا صفت سورۂ رحمٰن

حضرت نوح علیہ السلام کی طرح وہ بھی ان مشاغل اور مختلف طریق تبلیغ کی طرف اشارہ کرکے کہتے ہیں:

''اے رب! میں بلاتا رہا اپنی قوم کو رات اور دن' پھر میں نے ان کو بلایا برملا' پھر میں نے ان کو کھول کر اور چھپ کر کہا چپکے سے۔'' (سورۂ نوح ع۱)

یہ وعظ' یہ درس اور یہ انفرادی واجتماعی کوششیں' یہ ظاہری وعملی تدبیریں' یہ تذکیر وتزکیہ اور یہ توجہات اور انفاس قدسیہ (سب دین کی دعوت وتبلیغ کے) اعلان واسرار ہی کی شکلیں ہیں۔

☆☆.........☆☆

زوال پذیر مغرب اور لا زوال اسلام

مولانا سعید الرحمٰن اعظمی

اخلاق و کردار' انسانیت و شرافت' کمالات انسانی' بلند پایہ اخلاقی قدریں' یہ وہ بنیادی عناوین ہیں جن سے محرومی اور تہی دامانی آج کے مغرب کی سب سے بڑی پہچان اور اس کا سب سے بڑا المیہ ہے' مغرب کج فکری' بے راہ روی اور پریشان خیالی کے جس منحوس اور تیرہ و تار سے گزر رہا ہے اس نے اس کے شعور کو اس درجہ مردہ و بے جان کر دیا ہے کہ اسے یہ احساس نہیں کہ وہ کیا کچھ کر رہا ہے؟ اور اس کارکردگی کے انتہائی حیرتناک تیزی سے برآمد ہونے والے نامسعود نتائج کیا گل کھلا رہے ہیں؟ مغرب نے مختلف النوع سائنسی تجربات کے ساتھ ہی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اپنی دشمنانہ مشکوک پالیسیوں کو نافذ کرنے کی کارروائی انجام دی' پھر اسی پر بس نہیں کیا بلکہ ہم آہنگ فطرت و خلقت اور باعث سعادت حیات اسلامی تعلیمات و تہذیب کو مسخ کرنے اور اس کی تصویر کو بگاڑنے کی کوششوں میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

خلافت عثمانیہ کا سقوط و زوال بھی اصلاً انہی مجرمانہ سرگرمیوں و کارکردگیوں کا ثمرہ تھا جو اہل مغرب نے متحد ہو کر تہذیب اسلامی کے صاف شفاف چشموں کو خشک کرنے اور اس وسیع و عریض دنیا کے کسی بھی خطہ میں اسلامی حکومت کے قیام کے خواب و تمنا کو بے برگ و بار کرنے کے ناپاک عزائم کے ساتھ انجام دیا تھا۔ مذہب کو حکومت سے الگ کرنے اور عبادت و سیاست کا باہمی رشتہ توڑنے کا مغربی نعرہ اصلاً وہ ہتھیار اور ذریعہ تھا جسے مغربی قائدین اور لیڈروں نے محض اس لئے استعمال کیا تاکہ وہ اسلامی عقیدہ کو اس کے اصلی مفہوم اور تصور سے الگ کر ڈالیں' یہی وہ تصور ہے جو زندگی اور کائنات اور انسان سب کو ایک دوسرے سے مربوط کرتا ہے اور پوری انسانیت کے لئے سلامتی' سعادت اور امن و سکون کی ضمانت دیتا ہے اور نہایت راست اور پرامن راہ عمل دکھاتا ہے' اس حقیقت سے کوئی مفر نہیں کہ ان مغربی قائدین کو جدید و قدیم ہر زمانہ میں فرزندان اسلام کی ایک ایسی ٹیم تیار کرنے میں کامیابی میسر آئی جو مغربی تعلیم گاہوں اور اداروں کے ایسے ماحول و فضا میں مقیم تھے جہاں صلیبی عداوت و بغض کی بدبو سے پوری فضا متعفن و آلودہ تھی' چنانچہ سب سے پہلے مغربی مربیوں نے مختلف انداز و طریقوں سے اسلامی شریعت کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنے اور ان کو ذہنوں میں پیوست کرنے کا کام انجام دیا۔ اس کے لئے انہوں نے کبھی علمی اسلوب اپنالیا اور کبھی تہذیبی' کبھی فلسفیانہ اور عقلی طریقہ کار اختیار کیا' اور اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اس فن کے ماہرین سے رابطہ قائم کیا جنہوں نے بے انتہا حکمت عملی سے اپنے یہاں زیر تعلیم مسلم نوجوانوں کی ذہنیت و نفسانیت کو بدلنے اور ان کا رخ موڑنے کے لئے بڑی جدوجہد اور کاوشیں صرف کیں تاکہ یہ مسلم نوجوان اپنے اپنے علاقے میں اسلام دشمن' حاسد و کینہ پرور اساتذہ کے نمائندے اور ایجنٹ بن کر لوٹیں۔

یہ عملی پالیسی کسی فوری اور محدود ضرورت کے پیش نظر یا ہنگامی صورت حال میں مکمل نہ ہوئی' بلکہ اس پالیسی میں تدبیر و منصوبہ بندی کا وافر حصہ صرف ہوا اور انہوں نے اس کو مضبوط و قابل عمل بنانے کی راہ میں ہر طرح کی مشقتیں نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کیں۔ گویا یہ پالیسی بڑی عرق ریزی اور کاوشوں کے بعد اپنی مکمل شکل میں نمودار ہوئی' اور پھر اسی کا نتیجہ تھا کہ یہ منصوبے اسلام کو ناقابل عمل مذہب قرار دینے کے مشن میں زبردست کامیابی سے ہمکنار ہوئے' اس مشن میں عیسائی مبلغین اور مستشرقین کے پروردہ گروپ شانہ بشانہ شریک رہے اور ایک دوسرے سے ہر طرح تعاون کرتے رہے' یہ وہ لوگ تھے جنہوں

نے پیغام اسلامی کے دوام و آفاقیت' اس کے رواں دواں علمی کارواں کے قدم بہ قدم منزلیں طے کرنے اور اس فکری ونظریاتی حصار کے اردگرد شکوک وشبہات پیدا کرنے میں روز وشب ایک کر دیئے اور نئی پود اور مسلم نوجوانوں کی عقلوں کو نشانہ بنانے اور راسخ العقیدہ مسلمانوں کو چیلنج کرنے کی ہر ممکن کوشش میں مصروف رہے اور اپنی ساری توانائیاں صرف کرتے رہے' واقعہ یہ ہے کہ اس قدر زور وشور سے جاری یہ سرگرمیاں اس بات کا پتہ دیتی ہیں کہ اسلام اور تہذیب اسلامی کے ان کینہ پرور حاسدوں کے دلوں میں اسلام کے دین فطرت ہونے' اس کے تمام نفسیاتی و جسمانی ضروریات اور تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ ہونے اور اس کے سامان سیرابی روح و دل ہونے کا پورا یقین جاگزیں ہے' ورنہ پھر وہ شعائر اسلام کو منہدم کرنے' ان کی صورت کو مسخ کرنے اور مغربی رہنماؤں کے لئے وفاداری اور محبت اور اسلامی مبلغین و داعیان کے لئے کینہ و حسد اور بغض کے مخفی جذبات رکھنے والی مسلم نوجوانوں کی ٹیم تیار کرنے کے لئے اس طرح کی شاطرانہ چالیں نہ چلتے' یہ وہ شدید بغض وعداوت ہے جس کا اشارہ قرآن کریم میں ملتا ہے:

”ان کی زبانوں سے شدت عداوت ظاہر ہو چکی ہے' لیکن ان کے دلوں میں جو دشمنی چھپی ہوئی ہے وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔“

اقتصادی' سماجی' اور سیاسی میدانوں میں مغرب کے مادی نظریات روز بروز ماند پڑتے جارہے ہیں' ان کے تہذیبی فلسفے' مائل بہ زوال و انحطاط ہیں' ڈارونی' فرائیڈی اور مارکسی نظریات کا بطلان ثابت ہو چکا ہے' اور ان میں سے کسی بھی نظریہ وتہذیب کی بقاء کا جواز ہی باقی نہ رہا' چہ جائیکہ اس پر عمل اور اسے معاشرہ پر نافذ کرنے کا مسئلہ درپیش ہو۔ اسی وجہ سے مغرب کو بڑے خطرناک بحران وکشمکش کا سامنا ہے اور اس کا وہ رعب ودبدبہ رفتہ رفتہ ختم ہوتا جارہا ہے جو اس کے زیر اثر علاقوں میں بسنے والے باشندوں پر تھا۔ یہ راستہ اس لئے بے نور ہو چکا ہے اور وہ تہذیبی ایجادات وتبدیلیوں کا اعتراف واعلان کرنے پر مجبور ہے تاکہ اسی بہانے سے اپنے رسوا کن موقف سے رستگاری مل سکے' اور وہ دنیا کے سامنے نئے عالمی نظام کے دلکش وجاذب موٹو اور ایسے مبنی بر ربا اقتصادی نظام کی تفصیلات پیش کر سکے جو اس کے موقف کی کمزوریوں و خامیوں کو چھپالیں اور نظریات وفلسفوں کی اس ذلت آمیز ناکامی پر پردہ ڈال دیں' جس کا اسے سامنا ہے لیکن تا کجے! کب تک مادہ پرست مغرب اپنی کجی و انحراف کو چھپا کر تاریک وظلمت زدہ کھائیوں اور سرنگوں میں سفر کرتا رہے گا؟

اسلام دشمن مغرب اور خصوصاً اسلام مخالف قیادت کے علمبردار یورپ و امریکہ نے اب اپنی پالیسی بدلنی شروع کر دی ہے' اب اس کے لئے براہ راست اسلام اور تعلیمات اسلامی پر حملہ کرنا بے سود ثابت ہوا' اس لئے اس نے بغیر کسی رو رعایت اور نرمی کے مسلمانوں کے وجود کو ختم کرنے کا طریقہ اپنا لیا ہے۔ غالباً اس سے اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کی اجتماعی قوت وشوکت ختم کرنے اور اچانک ان کے جان ومال وآبرو پر بٹہ لگانے کی کوششیں ان میں ضعف وپست حوصلگی' ذلت وکمزوری پیدا کر دیں گی' وہ بے حیثیت قوم بن کر رہ جائیں گے جن کا کوئی مستقبل نہ ہوگا' چنانچہ ان کے جذبات سرد پڑ جائیں گے اور وہ ہمیشہ کے لئے ذلت وپستی اور زوال وانحطاط کی دلدل میں پھنسے رہ جائیں گے' اور مغربی قائدین کے لئے عالم اسلام اور اسلام کی دعوت کے مراکز پر حکم چلانے اور من مانی کرنے کے لئے فضا ہموار ہو جائے گی اور ان کے لئے راستہ صاف ہو جائے گا' یہ زہر آلود فکر آج کی امریکی اور یہودی طریقہ کار میں بہت صاف طریقہ پر نمایاں نظر آتی ہے' اسلامی ممالک کی زرخیز زمین کے وسائل وجامد معدنی خزانوں پر امریکہ اور مغرب کی رال ٹپک رہی ہے اور لالچ بھری نظروں سے وہ اسے بڑی بے صبری سے دیکھ رہے ہیں' دیدہ دلیری اس درجہ کو پہنچ چکی ہے کہ مغرب عالم اسلام کی قسمت کا فیصلہ کر رہا ہے۔ عالم اسلام کی ایجادات ومصنوعات پر بلااستحقاق قبضہ جمارہا ہے' مسلمانوں اور اسلامی اقلیتوں کے ساتھ اس طرح کی غیر قانونی کارروائیاں دراصل اس اخلاقی زوال اور انسانی قدروں سے تہی دامانی کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں جن سے دشمنان اسلام دوچار ہیں اور انہی ظالمانہ کارکردگیوں ہی نے انہیں عالم نو کا سپر پاور بنادیا ہے۔

اسلام دشمنی کی اس تیز وتند آندھی میں اللہ تعالیٰ کے بہت سے ایسے ہدایت یافتہ معزز بندے بھی ہیں جو اس حقیقت سے آشنا ہیں کہ فلسفوں' تہذیبوں اور نظریات کے اس بحر بیکراں میں تنہا اسلام ہی انسان کے لئے سفینۂ نجات وہدایت ہے' تمام مادہ پرستانہ اور فکری کشمکشوں سے انسانیت کو صرف اسلام بچا سکتا ہے اور اسلام ہی وہ دستور زندگی ہے جو روح کو ایمان وعمل کی غذا سے شاد

کام کرتا ہے' اپنے پیروکاروں میں حقیقت کی اسپرٹ (روح) بیدار کرتا ہے' اور انہیں دنیا و آخرت کی حسنات' روح و مادہ اور وسائل و مقاصد سب میں پورے توازن و اعتدال کے ساتھ جامعیت کا سبق دیتا ہے' جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا ہے:

''لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں
جن کی دعا یہ ہوتی ہے کہ: اے ہمارے
رب! ہمیں دنیا میں کامیابی عطا فرما'
حالانکہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں
ہے اور کچھ ایسے ہیں جن کی دعا یہ ہوتی
ہے: ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی
کامیابی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور
دوزخ کے عذاب سے بچا' یہی لوگ ہیں
جنہیں ان کے کئے کا حصہ ملتا ہے اور اللہ
جلد حساب لینے والا ہے۔''

تاریخ انسانیت میں یہ پہلا موقع تھا جب اسلام نے عالمی طور پر ایمان کی بنیاد پر بھائی چارگی' ہر کلمہ گو کی خیرخواہی' انفرادی مصلحتوں و منفعتوں پر اجتماعی مصالح و منافع کی ترجیح کا زریں اصول سکھایا جبکہ دیگر مادی تہذیبیں افراد و معاشرہ کے لئے جھوٹے اور غلط معیار قائم کرتی ہیں اور طاقت و کمزوری' رنگ و نسل' زبان و وطن کی تفریق کے کھوکھلے نعرے لگا کر نوع انسانی میں انتشار و امتیاز کی راہیں ہموار کرتی ہیں۔ یہی وہ تہذیبیں ہیں جو عصبیت اور نسل پرستی کے جذبات کو فروغ دیتی ہیں اور ہر حال میں طاقت کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا سبق سکھاتی ہیں' خواہ وہ طاقت کیسی ہی ہو اور اس کی حقیقت کتنی ہی کمزور کیوں نہ ہو لیکن اسلام ہی وہ معتدل و راست مذہب اور زندہ و جاوید و لافانی دستور حیات ہے جو انسان کو ایمان و عمل صالح کے ذریعہ اس کے خالق و پروردگار سے جوڑتا ہے اور انسانوں کو اخوت و انسانیت کے اٹوٹ رشتہ میں باندھتا ہے' اس کے نزدیک کمال و برتری کا معیار صرف خوف الٰہی اور خشیت ربانی ہے:

''ان اکرمکم عند اللہ
اتقاکم''
ترجمہ: ''تم میں سب سے معزز
اللہ کی بارگاہ میں وہی ہے جو زیادہ اللہ
سے ڈرتا ہو۔''

جیسا کہ حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی برتری نہیں ہے' معیار کمال تقویٰ ہے' تم سب آدم کے فرزند ہو اور آدم مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قومی و خاندانی عصبیت اور رنگ و نسل پرستی کے بارے میں فرمایا کہ یہ عصبیت ختم کرو' کیونکہ یہ بدبودار ہے۔

دشمنان اسلام کا یہ بے بنیاد الزام بھی بڑے شد و مد سے اٹھا کہ اسلام علم جدید اور ٹیکنالوجی کا بڑا سخت مخالف ہے' لیکن اصحاب بصیرت و واقف کار حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ اسلام ایمان کی پختگی اور علم کی گہرائی دونوں صفات کا جامع ہے اور کائنات کی نشانیوں' آسمان و زمین کی تخلیق اور روز و شب کی گردش میں غور و فکر کرنے کی صدا لگاتا ہے' کیونکہ کائنات کی ان نشانیوں میں اللہ کی وحدانیت اور کبریائی کے عظیم مظاہر ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ اسلام ہی روئے زمین پر نافذ ہونے والا پہلا وہ مذہب ہے جس نے علم کی فرمانروائی قائم کی اور اسے ہر نوع کی سربلندی و خوش بختی کا مرکز قرار دیا۔ اسلام ہی نے نبوت کی بنیاد علم پر رکھی' چنانچہ اپنے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا:

''پڑھیئے اپنے پروردگار کے نام
سے! جس نے پیدا کیا' اس نے انسان
کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔
پڑھیئے اور آپ کا رب معزز ہے جس
نے قلم سے سکھایا' انسان کو وہ سکھایا جو
وہ نہ جانتا تھا۔''

اسی طرح اسلام نے خلافت ارضی کا مدار و استحقاق علم پر رکھا' چنانچہ فرمایا:

''اور اس نے آدم علیہ السلام کو
سارے نام سکھا دیئے' پھر ان کو فرشتوں
کے سامنے پیش کیا اور کہا کہ اگر تم سچے ہو تو
مجھے ان لوگوں کے ناموں سے آگاہ کرو۔''

اسلام کا سنجیدگی و توجہ سے مطالعہ کرنے والے ایک انصاف پسند مغربی فلسفی کا کہنا ہے کہ:

''مغرب میں تہذیب و تمدن کا
آغاز اٹلی سے یونان و روم کے موروثی
سرمایہ کی بدولت نہیں' بلکہ اس کا آغاز
اسپین سے عرب کی اسلامی ثقافت و علوم
کی شعاع روشن ہونے کی وجہ سے ہوا'
لیکن مغربی تہذیب نے عرب کے اسلامی
علوم سے صرف سائنسی وسائل اور طریقے
اور ٹیکنالوجی ہی اخذ کی اور اس عقیدہ کو
چھوڑ دیا جو ان تمام علمی سرگرمیوں کا محور
تھا' اور اس کا مرکزی نقطہ رضائے الٰہی تھا
تاکہ علم انسانیت کی مستقل طور پر ہمیشہ
خدمت کرتا رہے۔''

☆☆..............☆☆

عید الفطر

مولانا محمد اجمل

اسلام نے سال میں دو جشن منانے کی اجازت دی ہے: ایک کا نام ''عید الفطر'' اور دوسرے کا نام ''عید الاضحیٰ'' ہے۔ دونوں موقعوں پر اتنی خوشی ہوتی ہے کہ اس کے اظہار کے لئے ''عید'' کا نام ہی ضرب المثل بن گیا ہے۔ اسلام نے اپنی عید کو دوسری امتوں کے تہواروں کی طرح فحش گوئی' رنگ بیزی' آتش فروزی اور جشن نوروزی کا مظہر اور مصداق نہیں بنایا۔ اور اس بے انداز اور بے پناہ خوشی کے ساتھ بدمستی اور بے خودی کہیں آس پاس بھی لانے کی اجازت نہیں دی۔ یہاں یہ نہیں ہوتا کہ مجمع پر وہ بدمستی طاری ہو کہ پولیس کے سارے انتظامات واہتمامات کے باوجود بیسیوں لاشیں نکلیں اور پچاسیوں لاشوں کے لئے ایمبولینس کار کی ضرورت پڑ جائے۔ اقوام عالم کی تاریخ اور اس کے دور کے رسائل وجرائد اور اخبارات شہادت کے لئے پیش کئے جاسکتے ہیں۔

یہاں یہ ہوتا ہے کہ عید سے حقیقی لطف اٹھانے کے لئے پہلے پورے ایک ماہ کے مسلسل روزے رکھیے۔ صبح سے شام تک اپنے اوپر کھانا پینا حرام کر لیجئے۔ راتوں کو تراویح میں قرآن مجید سنئے۔ جب کہیں جا کر ہلال عید نظر آئے گا۔ اس وقت اسے عبادت ہی کی صورت میں منایئے' عید کی مسرت وشادمانی میں بھی خداپرستی کے عناصر کو ایسا سمویا اور پرویا گیا ہے کہ قالب اگرچہ جشن ونشاط اور سرور وانبساط کا ہے لیکن روح اس میں بھی عبدیت اور انابت الی اللہ کی ہے۔ روز صبح اٹھ کر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے۔ آج غسل کیجئے۔ صاف کپڑے پہنئے' صدقہ دے دلا کر عید کو نکلئے' کسی شخصیت کے نعرے لگاتے ہوئے نہیں' ایک دوسرے پر پچکاریوں سے رنگ ڈالتے ہوئے نہیں بلکہ دل وزبان سے حمد وتکبیر کا ترانہ بایں الفاظ بلند کرتے ہوئے: ''اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد'' خدا کی عظمت وکبریائی کا اعلان کرتے ہوئے عیدگاہ میں پہنچ کر نماز عید جماعت کے ساتھ ادا کیجئے اور خطبہ سنئے' کیونکہ یہ وہی تکبیر وتہلیل' تحمید وتمجید کا ولولہ انگیز اور ایمان افروز نعرہ ہے جو آج سے صدیوں پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لبوں سے بلند ہوا تھا اور جس کے اعادہ کے بعد تمام دنیا کی مصنوعی اور بناوٹی برائیوں کا تصور ماند پڑ جاتا ہے اور جس کو بار بار دوہرا لینے اور اس کے مفہوم کو دل میں جاگزیں کر لینے کے بعد اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے کا خوف' ہر چیز کا رعب اور ہر وجود کی ہیبت دور ہو جاتی ہے۔

آج کا دن یوم تشکر ہے اور یوم المساوات بھی' شکر وسپاس اس امر کا کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کی رحمتوں' برکتوں اور سعادتوں سے بہرہ ور ہونے کی توفیق دی۔ روزے رکھنے' قرآن مجید پڑھنے' نماز تراویح میں قرآن سننے کی سعادت سے نوازا ہے۔

اس اسلامی جشن سے حقیقی طور پر وہی خوش قسمت اور سعادت مند مسلمان لطف اندوز ہوتے ہیں جو رمضان کا حق ادا کرتے ہیں۔ جن لوگوں نے روزے سے غفلت کی' مسلمان کے لئے اس میں وہ روحانی اور حقیقی مسرت وفرحت کہاں جو فرمانبردار' پرہیزگار' روزے دار مسلمان کو حاصل ہوتی ہے۔ محض عمدہ اور قیمتی لباس پہننے' عطر وخوشبو استعمال کرنے اور لذیذ ولطیف غذائیں کھانے کا نام عید نہیں:

لیس العید لمن لبس الجدید
انما العید لمن خاف الوعید

عید کی خوشی اس شخص کی لئے نہیں جو نئے کپڑے زیب تن کرے بلکہ عید کی حقیقی مسرت کا وہ شخص مستحق ہے جو اللہ تعالیٰ کے وعید وعذاب اور گرفت سے ڈرے۔ اور مساوات بایں وجہ کہ آج نہ کوئی شریف نہ کوئی رذیل' نہ کوئی امیر نہ کوئی فقیر' نہ کوئی آقا نہ کوئی خادم' نہ کوئی حاکم نہ کوئی محکوم' آج محمود وایاز ایک صف میں' ایک میدان میں' ایک امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔ آج فقیروں' غریبوں' محتاجوں کو بے تکلف اور بلا جھجک رئیسوں' امیروں' مالداروں کے شانہ بشانہ ایک ہی صف میں کھڑے ہونے کا

باقی صفحہ 9 پر

محبوب المشائخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمارے مرشد و مخدوم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے کسی ولی اللہ کا قول نقل فرمایا ہے کہ کسی سالک نے کسی اللہ والے سے درخواست کی کہ کوئی ایسا عمل بتادیں جس سے اللہ تعالیٰ کا وصل نصیب ہوجائے‘ تو اس اللہ والے نے سالک سے فرمایا کہ کسی اللہ والے کے دل میں بیٹھ جاؤ‘ اللہ تعالیٰ کا وصل نصیب ہوجائے گا۔ اسی طرح سنا ہے کہ ایک چیونٹی بیت اللہ جانا چاہتی تھی‘ کبوتر کے پروں میں چھپ گئی کبوتر نے حرم شریف کے لئے اڑان بھری تو یہ بھی بیت اللہ شریف میں پہنچ گئی۔ ہمارے حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ ایسے ہی خوش نصیب افراد میں سے تھے کہ انہوں نے پیدائش سے شہادت تک ہمیشہ اہل اللہ کے قلوب کو اپنا گھر بنائے رکھا۔ آپ کی پیدائش کراچی میں ہوئی‘ والد محترم الحاج حضرت حاجی عبدالسمیع رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ خلیفہ مجاز حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ سے بیعت تھے۔ کراچی میں قیام پذیر ہونے کے باعث شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی ؒ سے ان کے دیرینہ تعلقات تھے۔ ان کی عادت تھی کہ وہ اپنے ہونہار بیٹے محمد جمیل کو ہمیشہ ان اکابر کی مجلسوں میں لے جاتے۔

اپنے آبائی علاقہ پشاور جانا ہوتا تو بیٹا جمیل ان کے ساتھ ہوتا‘ سنا کوٹ پشاور حضرت مولانا عزیز گلؒ پشاور میں حضرت مولانا فقیر محمد پشاوریؒ کے ہاں ان کا جانا ہوتا تو بیٹا جمیل اپنے والد کی انگلی تھامے ساتھ ہوتا تھا۔ ذرا غور فرمایئے کہ مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحبؒ کو بچپن سے کیا نورانی ماحول‘ پاکیزہ مجلسیں اور کیسے کبائر مشائخ عظام‘ علمائے کرام اور اولیائے حق کی صحبتیں نصیب ہوئیں؟ کسی دوست نے ایک مرتبہ مولانا جمیل خانؒ سے پوچھا کہ آپ کی اس عزت و مقام‘ شہرت و رفعت‘ اس کا باعث کیا ہے؟ مفتی صاحبؒ نے فی البدیہہ فرمایا کہ میں کیا اور میرا مقام کیا؟! اگر کچھ ہے تو کسی اللہ والے کی دعاؤں کا صدقہ ہے‘ میرے والد صاحب بچپن میں مجھے بزرگوں کے پاس لے جاتے تھے اور میرے لئے دعاؤں کی ان سے بھیک مانگتے تھے‘ تھوڑا بڑا ہوا‘ ساتھ لے جاتے تو ان اکابر کی جوتیاں سیدھی کرنے ان کے پاؤں دبانے کی خدمت پر لگادیتے تھے۔ کسی بزرگ کی دعا کام کرگئی‘ جس کے باعث اللہ نے محمد جمیل کو مولانا مفتی محمد جمیل خان بنادیا‘ اور دین کی خدمت پر ایسے لگے کہ مرتے دم تک اسے نہ چھوڑا‘ شہادت نے آکر ان سے یہ عمل چھڑایا۔

مولانا اللہ وسایا

ذرا سوچئے! کہ مولانا مفتی محمد جمیل خان نے تین بار رمضان المبارک کی تراویح میں حضرت مولانا عزیز گلؒ کو قرآن مجید سنایا۔ ذرا مفتی صاحب کی محبوبیت اور عنداللہ مقبولیت کو ملاحظہ فرمائیں کہ ایک بار حرم کعبہ میں شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے ستر ہزار بار کلمہ طیبہ کا نصاب کسی بات پر خوش ہوکر مفتی محمد جمیل خان کو ہدیہ کیا۔ محدث کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم کا مفتی محمد جمیل خان کے نام ایک مکتوب فقیر راقم کے پاس ہے‘ جس میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے آپ کو لکھا کہ ”آپ مجھے اپنی حقیقی اولاد سے زیادہ عزیز ہیں۔“ ظاہر ہے کہ یہ مبالغہ پر محمول نہیں بلکہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے دل کی آواز تھی‘ جس کا آپ نے اپنے گرامی نامہ میں اظہار فرمایا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری‘ مفتی وقت حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی‘ ولی کامل حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن‘ شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی‘ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ‘ یادگار اسلاف حضرت مولانا محمد نافع مدظلہ‘ حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی شہید‘ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ‘ مخدوم الصلحاء حضرت سید نفیس شاہ الحسینی مدظلہ‘ مخدوم العلماء حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ جیسے اکابر کی خدمات کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا کہ

جس میں حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان نے حقیقی اولاد سے بڑھ کر ان کی خدمت نہ کی۔ حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کو آپ نے کندھوں پر اٹھا کر بیت اللہ کے طواف کرائے' حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ کو آپ نے وہیل چیئر پر طواف و سعی کرائی۔ مفتی محمد جمیل خان کی زندگی کا خدمت اکابر کا یہ وہ پہلو ہے کہ جس نے آپ کو "محبوب المشائخ" بنادیا تھا۔ مولانا مفتی محمد جمیل خان کی مصروفیات' دینی کاموں میں مشغولیت' ترویج واشاعت قرآن' خدمت نفاذ اسلام' عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے آپ کی مساعی جمیلہ کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے دن' رات ان کاموں کے لئے ایک کئے ہوئے تھے۔ صبح' سفر' شام سفر کا وہ مظہر تھے۔ شاید بڑے سے بڑے واعظ و خطیب اور بڑے سے بڑے وزیر وامیر نے اتنے سفر نہ کئے ہوں جتنے آپ کے اسفار ہوتے تھے۔ اتنا انتھک انسان کم از کم اپنی ساٹھ سالہ زندگی میں بندہ نے نہیں دیکھا۔ ان مصروفیات کا سن کر دل و دماغ حیران رہ جاتے ہیں کہ یا اللہ! یہ کسی انسان کا کام نہ تھا محض توفیق ایزدی سے انہوں نے دن' رات' صبح وشام' دن کے چوبیس گھنٹے' ہفتہ کے سات دن' مہینہ کے تیس دن' سال کے تین سو ساٹھ دن مصروفیات میں گزارے۔ ان کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت تھی' وہ ایک ناقابل تسخیر انسان تھے' صحیح معنوں میں وہ مرد آہن تھے' قدرت نے تھوڑے وقت میں ان سے بہت زیادہ کام لینا تھا' اس لئے ان کی زندگی میں آرام نام کی کوئی چیز نہ تھی' لیکن ان تمام مصروفیات کے باوجود حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ بیمار ہوئے تو دنیا ومافیہا سے یکسر بے خبر ہو کر اور اپنی تمام مصروفیات کو معطل کر کے مفتی محمد جمیل خان نے حضرت لدھیانویؒ کے قدموں میں بستر لگا دیا۔ گھر' ہسپتال' مسجد میں وہ سایہ کی طرح ان کے ساتھ رہے' تاآنکہ حضرت لدھیانوی صحت یاب نہیں ہوئے انہوں نے کسی دوسرے کام کی طرف نظر نہیں کی' کل کی بات ہے کہ حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ کی شہادت کے بعد حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر علیل ہوگئے تو مفتی محمد جمیل خان نے ان کے ہمراہ ہسپتال میں بستر لگالیا۔ حضرت مفتی نظام الدین شامزی شہید کے زخمی صاحبزادہ اور ان کے زخمی ڈرائیور کی عیادت' حضرت ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں دن رات ان کے ساتھ رہے تاآنکہ یہ تینوں حضرات صحت یاب ہو کر گھر نہیں آگئے اور اپنے معمول کے کام شروع نہیں کئے' حضرت مفتی محمد جمیل خان نے اپنے دیگر کاموں کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔ ان کی ان عظیم خدمات اور موقر مساعی ومحمود اوصاف کے باعث اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا میں محبوب المشائخ بنادیا تھا۔ افغانستان کی اسلامی حکومت' خدمت خلق' ترویج واشاعت اسلام' قرآنی تعلیم کی ملک گیر تحریک اقراء روضۃ الاطفال' عقیدۂ ختم نبوت کے لئے خدمات' صحافتی میدان عمل' علمائے کرام کے باہمی ربط' مساجد و مدارس کی خدمت' غریبوں کی خدمت' مریضوں کی دیکھ بھال اور دیگر بے شمار ان کی زندگی کے شعبہ ہائے عمل ان میں سے ہر ایک مستقل مقالہ کا متقاضی ہے۔

سردست میں صرف عقیدۂ ختم نبوت کے لئے ان کی خدمات کا سرسری تذکرہ کرتا ہوں' آپ نے زمانہ طالب علمی میں ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں جمعیت طلبائے اسلام کے پلیٹ فارم سے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے وصال کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کی خدمات مجلس کی تاریخ کا وہ سنہری باب ہے' جس کا ہر لفظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے لیکن ان تمام خدمات میں برابر حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان نظر آتے ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت سے ان کی لازوال محبت و وابستگی کا یہ عالم تھا کہ جمعیت علمائے اسلام' کل پاکستان کے آپ ناظم اطلاعات کے عہدہ پر فائز تھے۔ پوری جمعیت کی قیادت کا آپ کو اعتماد حاصل تھا۔ ان کی آرزوؤں کا آپ مرکز تھے' جمعیت علمائے اسلام کی تنظیم میں آپ کو ماتھے کے جھومر کی حیثیت حاصل تھی۔ ایک بار آپ کو جماعتی دستور کی رو سے کہا کہ جمعیت کے دستور کی رو سے جمعیت کا عہدیدار کسی دوسری تنظیم کا عہدیدار نہیں ہوسکتا' آپ مجلس تحفظ ختم نبوت کی شوریٰ کے رکن ہیں' جمعیت علمائے اسلام کی نظامت اطلاعات یا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شوریٰ کی رکنیت کسی ایک کا انتخاب کریں؟ ایک لمحہ سوچے بغیر انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شوریٰ کی رکنیت کا انتخاب کیا' چنانچہ جمعیت علمائے اسلام نے مولانا حافظ ریاض احمد خان درانی کو اپنا ناظم اطلاعات بنادیا۔ یہ ایک اور بات ہے کہ یہ صرف جماعتی دستور کا تقاضا آپ نے پورا کیا' اس کے باوجود صبح وشام خون جگر سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ساتھ جمعیت علمائے اسلام کے لئے جو کام آپ نے کیا اسے کوئی دیانتدار قلم نظرانداز نہیں کرسکتا۔

اقراء روضۃ الاطفال کے نائب مدیر مولانا مفتی خالد محمود صاحب فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم نے مفتی محمد جمیل خان سے عرض کیا کہ آپ کے دن رات کے اسفار اور دیگر مصروفیات کے باعث اقراء کا کام متاثر ہورہا ہے؟ تو مفتی محمد جمیل خان نے فرمایا کہ سفر حج اور رمضان المبارک میں حرمین شریفین کے سفر تو میں ترک نہیں کرسکتا' باقی جس طرح آپ فرمائیں گے

میں حاضر ہوں لیکن ایک بار انگلینڈ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی فوری ضرورت کے باعث آپ نے رمضان المبارک کا سفر حرمین مختصر کر دیا۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کو سفر انگلینڈ کے لئے آمادہ کرنے والے آپ تھے۔ مفتی محمد جمیل خان کی مساعی جمیلہ سے حضرت اقدس سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم نے اپنی علالت و بڑھاپے کے باوجود برطانیہ کے سفر کئے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے آپ کی مساعی کی روشن تاریخ کسی داستان آرائی کی محتاج نہیں۔ برمنگھم و چناب نگر کی سالانہ ختم نبوت کانفرنسوں کی کامیابیوں میں آپ کا معتد بہ حصہ تھا' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کا کوئی اجلاس ایسا نہیں جس میں آپ نے شرکت نہ کی ہو' جب مجلس عاملہ یا دیگر اجلاس کے لئے کوئی تاریخ مقرر کرتے تو حضرت مفتی محمد جمیل خان ملک کے جس کونہ میں ہوتے وہاں سے اجلاس میں شرکت کے لئے پہنچ جاتے۔ کل کی بات ہے کہ چناب نگر میں ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کے ایک ہفتہ بعد سالانہ رد قادیانیت وعیسائیت کورس کا آغاز ہونا تھا۔ آپ پشاور' ڈیرہ اسماعیل خان سے خانقاہ سراجیہ پہنچے۔ فون پر آپ سے استدعا کی کہ کل صبح کورس کا آغاز ہے' آپ بسم اللہ کرادیں۔ انہوں نے اسی وقت سفر کیا' رات سرگودھا حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کے ہاں قیام کیا۔ صبح آٹھ بجے سے قبل چناب نگر مدرسہ ختم نبوت میں آ پہنچے۔ حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری' حضرت مولانا شبیر احمد' حضرت مولانا مفتی خالد محمود' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب بھی ہمراہ تھے۔ سب سے پہلے بیان کیا' پھر دعا کرائی' حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری کا بھی بیان ہوا۔ شہادت سے تین دن قبل منگل کو فون کیا کہ حضرت! آپ کہاں ہیں؟ فرمایا کہ گلگت' مانسہرہ' پنڈی' پشاور کے سفر مکمل کر کے ڈیرہ اسماعیل خان جا رہا ہوں' شام کو خانقاہ سراجیہ حاضر ہونا ہے۔ عرض کیا کہ حضرت! کورس کے شرکاء کو شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی نیابت میں ایک پیریڈ پڑھا دیں۔ فرمایا کہ کل صبح حاضر ہوں گا۔ رات دس بجے فون کیا تو معلوم ہوا کہ آپ ہنگامی ضرورت سے پنڈی چلے گئے ہیں۔ مایوسی ہوگئی کہ اب صبح شاید نہ آسکیں' ڈرتے ڈرتے فون کیا کہ حضرت! آپ پنڈی جا رہے ہیں' صبح چناب نگر کورس کے شرکاء میں آپ کے لیکچر کا اعلان کر دیا ہے' اس کا کیا ہوگا؟ فرمایا کہ حاضر ہوں گا' عرض کیا کہ حضرت! آپ تو پنڈی میں ہیں' فرمایا کہ آپ کو اس سے کیا غرض؟ کہیں بھی ہوں' کل آپ سے وعدہ کے مطابق حاضری ہوگی' چنانچہ دس بجے صبح تشریف لائے' ناشتہ کیا اور پڑھانے بیٹھ گئے' ڈیڑھ گھنٹہ لیکچر دیا۔

اللہ تعالیٰ کی شان اور بے پایاں احسان کا کرنا ایسا ہوا کہ بدھ کے روز شہادت سے دو دن قبل آپ کی زندگی کا آخری خطاب چناب نگر میں ختم نبوت کے عنوان پر ہوا۔ بارہ بجے فارغ ہوئے تو گاڑی پر بیٹھے اور جامعہ محمدی حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہ کی خدمت میں جا پہنچے۔ حضرت مولانا سید حماد اللہ شاہ' جناب رانا محمد طفیل جاوید اور فقیر ہمراہ تھے۔ ان سے دعائیں لیں' پھر ہمیں چنیوٹ اتارا' خود شاہ صاحب کے ہمراہ لکھنو کے لئے عازم سفر ہوگئے۔ اسی سفر میں فرمایا کہ ایجنسیوں نے مجھے شہید ثالث کا خطاب دیا ہے' کسی وقت کچھ بھی ہوسکتا ہے' مگر مجال ہے کہ حالات کی تمام تر نزاکتوں کو جاننے کے باوجود آپ کی طبیعت پر کوئی ملال یا بوجھ ہو' ایک بہادر جرنیل کی طرح جو کچھ ہونا ہے اس کا سامنا کرنے کے لئے سینہ سپر تھے۔ اگلے دن جمعرات کی شام کو لاہور ایئر پورٹ پر حضرت مولانا سید ارشد مدنی مدظلہ دہلی سے اور حضرت مولانا فضل الرحمٰن اسلام آباد سے تشریف لانے والے تھے' ان کے استقبال کے لئے اکٹھے ہوگئے۔ یہ آپ سے زندگی کی آخری ملاقات تھی۔ جمعہ کو آپ نے مجھ سے فون پر پوچھا کہ کہاں ہو؟ میں نے عرض کیا کہ قصور میں ختم نبوت کانفرنس ہے' فرمایا کہ اوچی گھرولیاں کے نام کی بحالی کے لئے درخواست مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کو فرمائیں کہ تیار کر کے فلاں صاحب کو دے دیں' میں نے بات کر لی ہے۔ یہ آخری فون تھا۔ ہفتہ کی شام کو عشاء سے قبل اطلاع ملی کہ ہمارے محبوب قائدین حضرت مفتی محمد جمیل خان اور حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی شہید کر دیئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ اکبر کبیرا' عاشوا سعیداً و ماتوا سعیداً۔ اللہ تعالیٰ دونوں کی قبروں پر اپنی بے پایاں رحمتیں نازل فرمائے' وہ کیا گئے ہم مسکینوں کی دنیا سونی کر گئے' زندگی بے مزہ ہوگئی' "فعل الحکیم لایخلوا عن الحکمۃ" کے تحت سوائے صبر کے چارہ نہیں' بے رونق وذعیث بن کر بقیہ زندگی ان کے بغیر بسر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو شہادت کے منصب سے سرفراز کیا' ہماری بقیہ زندگی کو بھی اللہ تعالیٰ بارونق فرما دیں تو اس کی شان سے کیا بعید ہے۔ اللہ تعالیٰ بقیہ زندگی عقیدہ ختم نبوت کی خدمت کے لئے گزارنے کی توفیق دیں' خاتمہ بالایمان ہوجائے' کل قبر و قیامت میں اپنے اکابر و مجاہدین ختم نبوت کا ساتھ نصیب ہوجائے۔ اے قادر کریم! تو ایسے ہی فرما۔ مجھے بھی اسی طرح سرخرو فرمانا جس طرح ان کو سرخرو فرمایا ہے۔ تیرے خزانہ میں کیا کمی ہے؟ پروردگار! تیری تقدیر پر راضی ہیں' جو ہوا تیری مرضی سے ہوا' جو ہوگا تیری مرضی سے ہوگا' ہم سب کو اپنی رضا نصیب فرما۔ آمین ثم آمین۔

☆☆..........☆☆

عالمی خبروں پر ایک نظر

علماء کا قتل لمحہ فکریہ ہے: مولانا عبدالواسع

کوئٹہ (پ ر) بلوچستان کے سینئر صوبائی وزیر منصوبہ بندی و ترقیات مولانا عبدالواسع نے کراچی میں دہشت گردوں کی فائرنگ سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کی شہادت پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ سینئر صوبائی وزیر نے دہشت گردی کے واقعات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ علماء کرام کا قتل لمحہ فکریہ ہے' حکومت کو علماء کرام کی شہادت اور مذہبی اجتماعات کی نگرانی اور تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے ٹھوس عملی اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ ان واقعات کا سدباب ممکن ہوسکے۔

مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے: جمعیت علمائے اسلام بلوچستان

کوئٹہ (پ ر) جمعیت علمائے اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر و رکن قومی اسمبلی مولانا نور محمد ضلعی مجلس عاملہ کے ارکان صوبائی وزیر بلدیات حافظ حسین احمد شرودی' مولانا محمد معصوم' مولانا شریف اللہ' مولانا عبدالقادر لونی' مولانا مدنی' سید عبدالستار شاہ چشتی' حاجی محمد صادق' محمد نبی' حاجی خان محمد صوبائی وزراء مولانا عبدالرحیم بازئی' مولانا نور محمد پرکانی' مولانا فیض محمد' مولانا فیض اللہ' سید مطیع اللہ آغا' مولانا عبدالباری آغا' سینیٹر کامران مرتضیٰ ایڈووکیٹ' میاں رؤف عطاء ایڈووکیٹ' قاری عبدالرحمن نے علیحدہ علیحدہ بیانات میں مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کے قتل پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کراچی عرصہ دراز سے علماء اور نامور شخصیات کی قتل گاہ بنا ہوا ہے لیکن آج تک کوئی قاتل گرفتار نہیں ہوا' بیانات میں کہا گیا ہے کہ مفتی محمد جمیل خان' مولانا نذیر احمد تونسوی کے قاتلوں کو گرفتار کرکے ان قوتوں کو بے نقاب کیا جائے جو عرصہ دراز سے علماء کے قتل میں ملوث ہیں اور ان لوگوں کو سرعام پھانسی دی جائے' بیانات میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ سندھ حکومت ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے فی الفور مستعفی ہوجائے۔

کراچی میں علماء کا تسلسل سے قتل گہری سازش ہے: مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے ترجمان نے کہا ہے کہ کراچی میں تنظیم کے قائدین مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور مفتی نظام الدین شامزی کے قتل کے بعد مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کا تسلسل سے قتل ایک گہری سازش ہے' جس میں یہودی اور قادیانی لابی ملوث ہیں' وہ کرایہ کے قاتلوں سے یہ کام کرا رہی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ مولانا حبیب اللہ مختار' مفتی عبدالسمیع کے قاتل ایف آئی آر میں نامزد تھے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے قاتلوں کے بارے میں پولیس کے پاس مصدقہ اطلاع تھی۔ مفتی نظام الدین شامزی کا ایک قاتل زخمی حالت میں فرار ہوا لیکن ان واقعات کی سازش کو بے نقاب نہیں کیا گیا تاکہ حرکات کا پتہ چل سکے۔ ترجمان نے کہا کہ سندھ پولیس بے بس ہے۔ دریں اثناء مولانا مفتی کفایت اللہ سارنگزئی' مولانا محمد عالم بلوچ' جامع مسجد طوبیٰ کے خطیب مولانا قاری محمد حنیف' مدرسہ مطلع العلوم کے ناظم مولانا غلام غوث آرباتوی' مولانا قاری محمد اسلم حقانی' جماعت اسلامی کے رہنما عبدالقیوم کاکڑ' اے این پی کے رہنما سردار رشید ناصر' ناظم میر اسلم رند اور نظام الدین نے بھی علیحدہ علیحدہ بیانات میں علماء کرام کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک مخصوص لابی علماء کرام کو قتل کرکے فرقہ واریت کو ہوا دینا چاہتی ہے۔ فرقہ واریت امت مسلمہ کے لئے زہر قاتل ہے۔

علماء کا تسلسل کے ساتھ قتل صیہونی قوتوں کے ایجنٹوں کا کام ہے: مولانا انوار الحق

کوئٹہ (پ ر) بلوچستان کے صوبائی خطیب مولانا قاری انوار الحق حقانی نے مرکزی جامع مسجد

کوئٹہ میں منعقدہ ایک بڑے تعزیتی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے شہدائے ختم نبوت مولانا مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کی شہادت کو امت مسلمہ کے لئے عظیم سانحہ قرار دیا اور کہا کہ کراچی میں تسلسل کے ساتھ اکابر علماء کا قتل بین الاقوامی اسلام دشمن صلیبی اور صیہونی قوتوں کے مقامی ایجنٹوں کا کام ہے جو امریکا' اسرائیل اور بھارت سے ہدایات لیتے رہتے ہیں اور اسی لئے علماء کے قاتل گرفتار نہیں ہوتے لیکن ہم ان اسلام دشمن قوتوں پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ تحفظ ناموس رسالت وعقیدۂ ختم نبوت' جہاد کی حمایت اور اسلام کی سربلندی کے لئے علماء حق کا آخری سپاہی تک کردار ادا کرتا رہے گا اور اسلام کے مقدس دین پر مرمٹنے کے لئے کاروان حق رواں دواں رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس ملک میں علماء اور دینی تحریکات کو بدنام اور قتل کرنے کا عمل ساتھ ساتھ چل رہا ہے تاکہ پاکستان کے اسلامی نظریہ کو کمزور کیا جاسکے اور لادینیت کو پروان چڑھایا جاسکے۔ مولانا انوارالحق حقانی نے مفتی محمد جمیل خان اور مبلغ اسلام مولانا نذیر احمد تونسوی کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور ان کی دینی وملی خدمات کو سراہا اور اللہ رب العزت سے دعا کی کہ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

علماء کا قتل مسلکوں کو متصادم کرنے کی ناپاک کوشش ہے: جے یو پی

کوئٹہ (پ ر) جمعیت علمائے پاکستان بلوچستان کے صوبائی صدر مفتی غلام محمد قادری قاسمی' جنرل سیکریٹری مفتی حبیب احمد نقشبندی' مولانا محمد قاسم ساسولی نقشبندی اور میر عبدالقدوس ساسولی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کے قتل کے المناک واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایک منظم سازش کے تحت اسلام کو بدنام کرنے کے لئے علماء کرام اور دینی رہنماؤں کو نشانہ بنا کر مسلکوں کو متصادم کرنے کی ناپاک کوشش کی جارہی ہے جو مسلمانان پاکستان کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ ہمارے حکمران ان مذموم اسلام دشمن واقعات کی روک تھام میں مخلص نہیں ورنہ اگر حکمران چاہیں تو حکومتوں کے لئے دہشت گردی کے ایسے بہیمانہ واقعات کا تدارک مشکل نہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیالکوٹ اور ملتان کے المناک واقعات کے فوراً بعد کراچی میں علماء کے قتل کے المناک واقعہ سے حکومت کا کردار بھی مشکوک ہوگیا ہے۔ جمعیت علمائے پاکستان کے رہنماؤں نے مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کی عالمی پیمانے پر انجام دی گئی دینی و ملی خدمات کو سراہا اور مرحومین کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

حکومت علماء کو تحفظ دینے میں ناکام ہوگئی' قاتلوں کو گرفتار کیا جائے: دینی رہنما

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) کراچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا مفتی محمد جمیل خان اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی کے بہیمانہ قتل کی خبر سے صوبہ بلوچستان کے دینی وسیاسی حلقوں میں رنج وغم کی لہر دوڑ گئی۔ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے اس واقعہ کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیا اور کہا کہ وہ اتحاد امت کے زبردست داعی تھے۔ مرکزی جامع مسجد قندھاری' جامع مسجد سنہری' جامع مسجد گول سیٹلائٹ ٹاؤن' جامع مسجد سراج کے علاوہ متعدد مساجد میں تعزیتی اجتماعات ہوئے' جمعیت علمائے اسلام کے رکن قومی اسمبلی مولانا نور محمد' صوبائی وزیر حافظ حسین احمد شرودی' مولانا عبدالقادر لونی' مولانا محمد معصوم اور سید عبدالستار چشتی نے مشترکہ بیان میں علماء کرام کے قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایک سازش کے تحت علماء کرام کو قتل کیا جارہا ہے۔ یہ ایک بین الاقوامی سازش ہے۔ اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک ہنگامی اجلاس صوبائی امیر مولانا عبدالواحد کی صدارت میں نماز عشاء کے بعد منعقد ہوا جس میں شہر بھر کے علمائے کرام جامع مسجد مرکزی کے خطیب مولانا قاری انوارالحق حقانی' مولانا عبداللہ منیر' مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی' مفتی محمد شفیع نیاز' مولانا غلام یٰسین' حاجی سید شاہ محمد آغا اور دیگر رہنماؤں نے شرکت کی۔ اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں مولانا مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کے بہیمانہ قتل کی شدید مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ کراچی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کو تسلسل سے قتل کیا جارہا ہے۔ یہ یہودی اور قادیانی لابی کی سازش ہے۔ مجلس کے قائدین فرقہ واریت کے خلاف ہیں۔ اس وقت اتحاد امت کا سب سے بڑا پلیٹ فارم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہے۔ مولانا مفتی محمد جمیل خان اتحاد بین المسلمین کے بہت بڑے حامی تھے۔ ان کا قتل ایک گہری سازش ہے۔ مولانا حبیب اللہ مختار' مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور مولانا مفتی نظام الدین شامزی کے قتل کے بعد یہ ایک بڑا سانحہ ہے۔ ممتاز شیعہ رہنما علامہ شیخ یعقوب علی توسلی نے کہا کہ سامراجی سازش کے تحت ان علماء کرام کو شہید کیا جارہا ہے جو اتحاد بین المسلمین کے زبردست داعی ہیں' جنہوں نے ہمیشہ فرقہ واریت کی نفی کی ہے۔ مولانا نذیر احمد تونسوی جب کوئٹہ میں تھے تو وہ یوم حسینؓ کے

جلسوں میں شریک ہوکر ایک پلیٹ فارم پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت بیان کرتے تھے اور اہل بیتؓ کو خراج عقیدت پیش کرتے تھے۔ دریں اثناء جمعیت علمائے اسلام کے صوبائی امیر مولانا محمد خان شیرانی نے ایک بیان میں اس واقعہ پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک میں قطعاً کسی قسم کی فرقہ واریت نہیں ہے۔ یہ تمام دہشت گردی کے واقعات گہری سازش ہیں جس سے مسلمان بخوبی آگاہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گرد یہ چاہتے ہیں کہ امت مسلمہ کو آپس میں دست وگریبان کرکے تقسیم کردیا جائے۔ انہوں نے قاتلوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ جمعیت علماء اسلام کے ترجمان نے ایک بیان میں کہا کہ ملک دشمن قوتیں ایک منظم سازش کے تحت مساجد میں دھماکے اور ممتاز علمائے کرام کا قتل عام کررہی ہیں۔ وہ مسلمانوں کی قیادت کو ختم کرنا چاہتی ہیں جبکہ حکومت اپنے تمام تر دعوؤں کے باوجود ملک میں امن وامان قائم کرنے میں ناکام ہوگئی ہے۔ ترجمان نے قاتلوں کی فوری طور پر گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔ صوبائی وزیر صحت حافظ حمیداللہ نے بھی اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایک سازش کے تحت علماء کرام کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ انہوں نے حکومت سندھ سے مطالبہ کیا کہ وہ علماء کرام کو تحفظ فراہم کرے اور ان کے قتل میں ملوث دہشت گردوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ مچھ سے جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا سید عبدالمالک شاہ اور جنرل سیکرٹری مولانا عبدالصمد نے علماء کرام کے قتل پر شدید رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق صوبائی نائب امیر حاجی فضل قادر خان شیرانی نے بھی علماء کی شہادت کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیا ہے۔ جماعت اسلامی پاکستان کے مرکزی نائب امیر مولانا عبدالحق بلوچ' مولانا عبدالحق ہاشمی' عبدالمتین اخونزادہ' ڈاکٹر فضل الٰہی قریشی اور مولانا رحمت اللہ موسیٰ خیل نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں اسے کھلی دہشت گردی قرار دے کر اس کی مذمت کی اور کہا ہے کہ حکومت امن وامان کو قائم کرنے میں قطعاً ناکام ہوچکی ہے۔ پے در پے افسوسناک واقعات ہوچکے ہیں لیکن کوئی بھی دہشت گرد گرفتار نہیں ہوسکا۔ جمعیت علماء پاکستان کے رہنما علامہ مولانا افتخار احمد حسینی نے ایک بیان میں اس واقعہ پر دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکومت علماء کو تحفظ فراہم کرنے میں ناکام ہوگئی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مجرموں کو فوری طور پر گرفتار کرکے اصل محرکات عوام کے سامنے لائے جائیں۔

قادیانی یہودیوں' عیسائیوں اور ہندوؤں سے بھی بڑھ کر اسلام کے دشمن ہیں: مولانا عبدالحکیم نعمانی

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) قادیانیت کو اسلام کہہ کر متعارف کرانے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ فرنگی سامراج اور قادیانی اشاروں پر چلنے والے حکمران عنقریب اپنے انجام کو پہنچیں گے۔ قادیانی یہودیوں' عیسائیوں اور ہندوؤں سے بھی بڑھ کر اسلام کے دشمن ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جامع مسجد بنگلہ اکانوالہ میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ۲۹۵-سی کو ختم کرنے یا غیر موثر کرنے کی کوشش کی گئی تو لوگ قانون کا دروازہ کھٹکھٹانے کی بجائے قانون اپنے ہاتھوں میں لیں گے' اور اس پر امت کا ایک ہی موقف ہے جو چودہ سو سال سے چلا آرہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ناموس رسالت کا تحفظ آسمانی فیصلہ ہے' انسانی فیصلے اس کو بدل نہیں سکتے۔ علاوہ ازیں مولانا عبدالحکیم نعمانی نے دفتر ختم نبوت چیچہ وطنی میں کارکنوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرنا ہر مسلمان کا ایمانی فریضہ ہے۔ نوجوان ناموس رسالتؐ کے دفاع کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کردیں اور میڈیا کے میدان میں مذاہب باطلہ اور فتنۂ ارتداد کا ڈٹ کر مردانہ وار مقابلہ کریں۔ میڈیا کے میدان میں باطل قوتوں کو شکست دے کر ہی ایمانی و اسلامی جنگ جیتی جاسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام کارکن مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر گھر گھر پہنچا کر قادیانی اثرات کا خاتمہ کردیں۔ تحریر وتقریر اور کارنر میٹنگوں اور سیمیناروں کے انعقاد کے ذریعے رابطہ مہم کو مضبوط کریں اور ہر کارکن اپنے گھر کی بیٹھک میں ختم نبوت کے حوالہ سے ماہانہ درس کا باقاعدہ آغاز کرے۔

قرآن اتحاد واتفاق کی دعوت دیتا ہے: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

بالاکوٹ (پ ر) قرآن کی خوشبو سے ساری دنیا کو منور کیا جائے۔ قرآن کے بغیر کائنات میں کسی جگہ کوئی سکون نہیں ملے گا۔ قرآن اتحاد واتفاق کی دعوت دیتا ہے۔ قرآن والے امن کے داعی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار ڈسٹرکٹ خطیب مانسہرہ قاضی خلیل احمد' قاضی اویس احمد' مانسہرہ کے خطیب مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے عظمت قرآن کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مقررین نے کہا کہ دینی مدارس کی وجہ سے دنیا میں اسلام کی روشنی پھیل رہی ہے۔ اس موقع پر مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے عوام پر زور دیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا کردار

زندہ کرتے ہوئے اپنی جوانیوں کو اسلام کے مطابق بسر کریں۔ انہوں نے کہا کہ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے بچے قرآن کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ وہ والدین بڑے خوش قسمت ہیں جن کے بچے قرآنی تعلیم کے لئے وقف ہیں۔ عالم اسلام کو پھر قرآنی نظام کو اپنانا ہوگا۔ مسلمانوں کی پریشانیوں کی ایک وجہ قرآنی تعلیمات سے روگردانی ہے۔ اس موقع پر مولانا قاری عطاء اللہ حقانی' قاری عبدالعزیز واسطی اور دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔ بعد ازاں حفظ قرآن مکمل کرنے طلباء کی دستار بندی کی گئی۔ دریں اثناء قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے ظفر گراؤنڈ مانسہرہ میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موت سر پر تیار ہے' قبر کا منہ کھلا ہے' مگر انسان غفلت میں پڑا ہوا ہے' نیک اولاد صدقہ جاریہ ہے' نماز کی پابندی کی جائے' معاملات درست کئے جائیں' معلوم نہیں موت کب آئے اور زندگی کا چراغ گل ہوجائے' دولت کے پجاری بننے کے بجائے ایمان کے پہریدار بن کر زندگی بسر کریں' یہ دنیا کسی کی نہیں' سب چلے گئے' ایک دن آئے گا کہ ہم بھی اس دنیا کو الوداع کہہ دیں گے' موت مٹ جانے کا نام نہیں بلکہ اس عارضی زندگی سے عالم برزخ میں جانے کا نام ہے' جس طرح ماں کے پیٹ سے انسان دنیا میں آتا ہے' اسی طرح اس دنیا سے عالم برزخ میں چلا جاتا ہے' دنیا میں خوشی وغم' دکھ درد و آرام آتا ہے' عالم برزخ کی زندگی یا جنت کا باغ بن جاتی ہے یا دوزخ کا گڑھا۔ یہ انسان پر لازم ہے کہ عالم برزخ کی لمبی زندگی گزارنے کیلئے تیاری کرے۔ صحابہ کرامؓ نے آخرت کی محنت کی تو ان کی آخرت بن گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے جنتی ہونے کا اعلان کردیا۔ اس وقت دنیا دولت پر نظر رکھتی ہے' لیکن دنیا میں بھی سکھ نہیں ہے' شاید مرنے کے بعد بھی سکون نصیب نہ ہو' انہوں نے کہا کہ شادی وغمی دونوں سنت کے مطابق کی جائیں۔ رسم و رواج میں کوئی فائدہ نہیں' رسم و رواج میں کھو کر سنت رسول کو مٹانا بڑے ظلم کی بات ہے۔ دریں اثناء مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے مسجد سیدنا اسماعیل علیہ السلام' اسماعیل کالونی میں رمضان المبارک کے فضائل و عظمت پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ رمضان المبارک صبر واجر کا مہینہ ہے' اپنے گناہوں کی توبہ کرلیں شاید آئندہ سال یہ مقدس مہینہ نصیب نہ ہو' قرآن و رمضان کا آپس میں گہرا تعلق ہے' قرآن کے نزول کا ماہ مقدس رمضان ہی ہے یہ ماہ مقدس بڑے انوارات وتجلیات کا ماہ مقدس ہے' اس ماہ میں ہر قسم کے گناہوں سے اپنے آپ کو بچایا جائے۔

ختم نبوت کانفرنس تھرپارکر کا کامیاب انعقاد

تھرپارکر (مولانا خان محمد جمالی) گوٹھ حاجی فتح محمد لاشاری نزد شادی پلی میرپور خاص چھکر میں جیسے ہی قادیانیوں نے اپنی سرگرمی شروع کی تو اس علاقہ کی مشہور دینی شخصیت استاذ العلماء مولانا نور محمد جو اس حلقہ میں ختم نبوت کے کام کی نگرانی بھی کرتے ہیں' انہوں نے بروقت اپنے ادارہ کے مجاہد مولانا نورالدین شر کو دورہ تھرپارکر کا حکم دیا' مولانا نورالدین نے جاکر علاقہ کے مسلمانوں سے ملاقات کی اور گوٹھ فتح محمد لاشاری میں ایک عظیم الشان تبلیغی پروگرام بعنوان ختم نبوت کانفرنس ترتیب دیا۔ یہ پروگرام ۲۸/ستمبر بروز منگل بعد نماز عشاء حضرت مولانا نور محمد مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کی سعادت قاری خالد حسین نے حاصل کی۔ مولانا غلام مصطفیٰ سمیجہ کے مختصر بیان کے بعد میرپور خاص مدینہ مسجد کے نوجوان خطیب مولانا حفیظ الرحمٰن فیض نے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدسؐ کے حوالے سے روح پرور خطاب فرمایا۔ اس کے بعد مولانا خان محمد جمالی نے بلاتمہید اہل علاقہ کو قادیانیت کے فتنہ سے بچنے پر مبارکباد دی اور بروقت اتنے بڑے پروگرام تشکیل دینے اور اہل علاقہ کو ایمانی غذا پہنچانے پر خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے ختم نبوت کا کام کرنے کی چند آسان تدابیر بتلائیں۔ بعد ازاں سندھ کے مشہور نعت خواں سلطان احمد چنہ نے نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد مولانا نورالدین شر نے تاریخ کے ان مجاہدوں کے واقعات بیان فرمائے جن کو ناموس رسالت کا جذبہ رکھنے کے عوض اس دنیا میں بھی انعام سے نوازا گیا تھا۔ بعد ازاں مجاہد ختم نبوت مولانا محمد علی صدیقی کا خطاب لاجواب ہوا جنہوں نے قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کرکے رکھ دیا۔ اس دوران حافظ محمد اشرف نے نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مہمان خصوصی مفتی حفیظ الرحمٰن ٹنڈو آدم کا جب سحر انگیز خطاب شروع ہوا تو سامعین ہمہ تن گوش ہوگئے۔ مفتی حفیظ الرحمٰن نے اپنے مخصوص انداز سے قادیانیت کی حقیقت کھول کر رکھ دی اور ایمان کی قدر و قیمت کا احساس سامعین کے دلوں میں اجاگر کیا۔ جب مفتی صاحب کا سحر انگیز بیان ختم ہوا تو جلسہ کے صدر' علاقہ کی معزز شخصیت استاذ العلماء حضرت مولانا نور محمد مدظلہ اسٹیج پر جلوہ افروز ہوئے جن کا فلک شگاف نعروں اور گلاب کے پھولوں سے استقبال کیا گیا۔ بعد ازاں شیریں بیان خطیب' علاقہ کے مرد مجاہد حضرت مولانا محمد ابراہیم کا پرترنم خطاب شروع ہوا تو اس طرح لگ رہا تھا کہ ہوا ٹھنڈی اور آواز شیریں مل کر تبلیغی فضا کو جلا بخش رہے تھے۔ آخر

میں حضرت مولانا نور محمد نے اپنے دعائیہ کلمات میں اہل علاقہ کو دینی کام کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اپنی دعاؤں سے نوازا۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے والے حاجی محمد ابراہیم لاشاری' علی غلام لاشاری' محمد اسحاق' عبدالمجید نے پرشکوہ پروگرام بنا کر جنگل میں منگل بنادیا تھا۔ اس کانفرنس میں میرپور خاص' ۸۷ موروی' بلوچ آباد' عبداللہ آباد' شادی پلی' اداروقبرانی' بھمبھر و گوٹھ سے قافلوں کی شکل میں ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی۔ پروگرام رات گئے تک جاری رہا جس کے اثرات سالوں تک یاد رہنے کے قابل ہیں۔ قریب رہنے والے ظفر قادیانی جو اس علاقہ میں قادیانیت کی سرگرمی میں ملوث ہے' اس کو بھی باہر نکلنے کی جرأت نہیں ہوسکے گی اور اگر اس نے آئندہ ایسی غیر قانونی حرکت کی تو علاقہ کے مسلمان اسے چھٹی کا دودھ یاد دلادیں گے۔ اس عزم و جذبہ کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

امتناع قادیانیت اور ناموس رسالتؐ کے قانون کے خاتمے یا ترمیم کی کوششیں ناکام بنادی جائیں گی: علماء

کوئٹہ (خادم حسین گجر) امتناع قادیانیت آرڈی نینس اور ناموس رسالتؐ کے قانون کے خاتمے یا ان میں ترمیم کی تمام کوششیں ناکام بنادی جائیں گی۔ ملتان' سیالکوٹ اور کوئٹہ کے واقعات عالم کفر کی سازش ہے کہ مسلمانوں کو باہمی دست و گریبان کرکے امت مسلمہ میں انتشار پیدا کردیا جائے اور فرقہ واریت کو ہوا دی جائے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ کے اجلاس میں کیا گیا جس کی صدارت صوبائی امیر مولانا عبدالواحد نے کی۔ اجلاس میں اس بات پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ بین المذاہب ادیان الٰہی کے نام سے کانفرنسوں میں اس بات پر اصرار کیا جارہا ہے کہ مختلف مذاہب کے درمیان معاہدات طے کئے جائیں تاکہ ان میں رواداری ہو بالخصوص قادیانیوں اور دیگر اقلیتوں کو تبلیغ کی مکمل آزادی دی جائے اور ان کے بارے میں امتیازی قوانین ختم کردیئے جائیں۔ اجلاس میں قرار دیا گیا کہ دیگر مذاہب کے حقوق کے حصول کی آڑ میں قادیانیوں کو تقویت پہنچانے کی کوشش کی جارہی ہے' قادیانیوں کو تقویت پہنچانے والے معاہدات کی کوئی حیثیت نہیں ہے' افہام و تفہیم اور رواداری کے نام پر مدارس اور اسلامی دینی تنظیموں کو غیر شرعی کاموں پر مجبور نہیں کیا جاسکتا' اہل اسلام امتناع قادیانیت اور ناموس رسالتؐ کے قانون کے خاتمے یا ان میں ترمیم کی تمام کوششیں ناکام بنادیں گے۔ اجلاس میں ایک قرارداد میں کہا گیا کہ کوئٹہ' سیالکوٹ اور ملتان میں تسلسل کے ساتھ مساجد اور امام بارگاہوں میں دہشت گردی کی وارداتیں ایک گھناؤنی سازش ہیں تاکہ مسلمانوں کو شیعہ' سنی کے نام پر لڑا کر کمزور کیا جائے اور عالم کفر اپنے مقاصد حاصل کرسکے اور مسلمانوں کو عراق' افغانستان' کشمیر' فلسطین میں یہودیوں اور صیہونیوں کے مظالم بھول جائیں۔ اجلاس میں تمام اہل اسلام سے اپیل کی کہ وہ اتحاد بین المسلمین کا ثبوت دیں۔ نظریات کے اختلافات ایک دوسرے کی عبادت گاہ کو نقصان پہنچانے یا کسی کی جان لینے کا باعث نہیں بننے چاہئیں۔ دین اسلام رواداری اور خیر سگالی کا دین ہے۔ ان سانحات میں جاں بحق ہونے والے شہداء کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ تمام مسلمان اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالعزیز جتوئی کے سانحہ ارتحال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور ان کی دینی تبلیغی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ سیشن جج جناب عتیق الرحمٰن کی اہلیہ' صوبائی ناظم اعلیٰ حاجی تاج محمد فیروز کے برادر نسبتی حاجی محمد اشرف' مجلس شوریٰ کے رکن حاجی سجاد حیدر کی والدہ' حاجی محمد عمر خان کاکڑ' محمد صدیق کاکڑ اور محمد علی کاکڑ کی والدہ اور ناظم میر محمد اسلم رند کے چچا میر حضور بخش کی وفات پر اظہار تعزیت کیا گیا اور مرحومین کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ علاوہ ازیں اجلاس نے مجلس عاملہ کے رکن مولانا قاری محمد اسلم حقانی اور سردار صفدر زمان کے لئے دعائے صحت کی۔ اجلاس میں مولانا قاری عبداللہ منیر' مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی' مفتی محمد شفیع نیاز' حاجی سید شاہ محمد آغا' حاجی تاج محمد' حاجی نعمت اللہ خان' حاجی خلیل الرحمٰن' سید سراج آغا' حاجی محمد اسلم خان متولی جامع مسجد سراج' محمد اسلام رند' غازی عبدالرحمٰن' عبدالصمد بلوچ' قاری محمد شریف' محمد نواز' مولانا محمد عالم' حاجی عارف محمود بھٹی' حاجی زاہد رفیق' محمد الیاس' حاجی سجاد حیدر' محمد زبیر' حاجی محمد بابر' غلام یٰسین آصف' حافظ خادم حسین گجر نے شرکت کی۔

رشید احمد سندھو کو صدمہ

لاہور (محمد اسماعیل) رشید احمد سندھو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بہی خواہوں میں سے ہیں۔ ایک عرصہ جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن کے سیکرٹری جنرل رہے۔ انہیں اللہ پاک نے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا دیا۔ گزشتہ دنوں بیٹا اغوا ہوگیا۔ تلاش بسیار کے باوجود اس کا کوئی پتہ نہ چلا۔ تقریباً ایک ہفتہ کے بعد قبائلی علاقہ سے فون آیا کہ ان کے بیٹے عامر رشید کی میت اس وقت فلاں مقام پر ہے' وصول کرلیں۔ رشید احمد سندھو اپنے دو تین عزیزوں کے ہمراہ علاقہ

باقی صفحہ 7 پر

نعت رسول مقبول ﷺ

حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمیؒ

نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے روپوش ہے کنارہ
نہیں ہے کوئی ناخدا ہمارا خبر تو عالی مقام لے لو

عجب مشکل میں کارواں ہے نہ کوئی رہبر نہ پاسباں ہے
بشکل رہبر چھپے ہیں رہزن اُٹھو ذرا انتقام لے لو

قدم قدم پر ہے خوف رہزن زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن تمہیں محبت سے کام لے لو

کبھی تقاضا وفا کا ہم سے کبھی مذاقِ جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے خبر تو خیر الانام لے لو

یہ کیسی منزل پہ آ گئے ہیں نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا تمام اپنے غلام لے لو

یہ دل میں ارماں ہیں اپنے طیبؔ مزار اقدس پہ جا کے اک دن
سناؤں ان کو میں حال دل کا کہوں میں ان سے سلام لے لو

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت سے تعاون

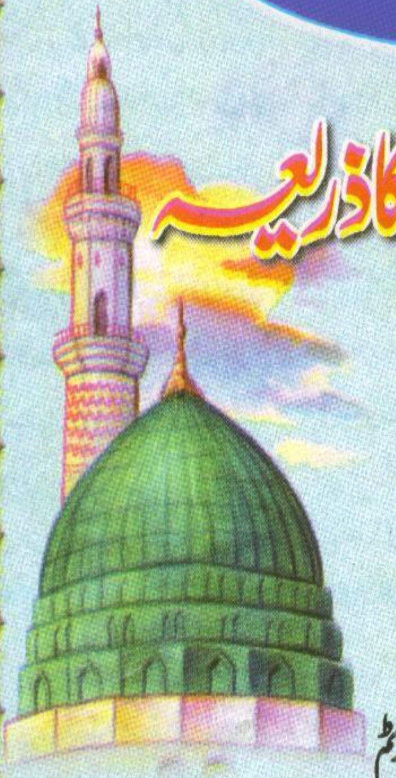

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 514122-583486 فیکس: 542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ: رقم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد
امیر مرکزیہ

سید نفیس الحسینی
نائب امیر مرکزیہ

(مولانا) عزیز الرحمٰن
ناظم اعلیٰ